جدید اقتصادی مسائل

شریعت کی نظر میں

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جدید اقتصادی مسائل

شریعت کی نظر میں

عالم اسلام کے جید علماء اور ماہرینِ معاشیات
کی تحقیقات کا ماحصل جو البرکہ انٹرنیشنل
کے زیرِ اہتمام عالمی سیمینارز میں پیش کیا گیا

www.KitaboSunnat.com

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

© انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز

09254

اشاعت اول : ستمبر ۱۹۹۳ء

اشاعت دوم : دسمبر ۱۹۹۷ء

زیر اہتمام : © انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز
نصر چیمبرز، بلاک ۱۹ مرکز ایف سیون، اسلام آباد
فون: ۲۵۹۰۰۲ – ۷۲ فیکس: ۸۲۴۷۰۴

ای میل : ips@isb.compol.com

آئی ایس بی این : ۲-۰۱۱-۴۴۸-۹۶۹

طابع : گل اعوان پرنٹرز اسلام آباد۔ فون 274180

قیمت :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

عصرِ حاضر کے اقتصادی نظریات اور سماجی و معاشی تحریکات کا چیلنج مسلم مفکرین کے لیے محرک بنا کہ وہ اس حوالہ سے نہ صرف اپنی پوزیشن کا جائزہ لیں بلکہ موجودہ دور کے مہیب اقتصادی مسائل کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ استعماری طاقت کے چنگل سے مسلم ممالک کی آزادی اور مسلم عوام میں اسلامی تصورات کی بنیاد پر اپنے معاشروں کی تعمیر کے رجحان میں اضافے کے ساتھ یہ تحریک بھی تیز تر ہوتی گئی۔

آغاز میں ماہرین کی توجہ اسلام کی معاشی تعلیمات کی تشریح اور مغربی نظریات اور پالیسیوں کے تنقیدی جائزے تک ہی محدود رہی۔ اس کام میں زیادہ تر علماء مسلم سماجی مفکرین اور مصلحین شریک تھے۔ تاہم عصری دانشورانہ چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلم ماہرین معیشت اور پیشہ ور ماہرین بتدریج میدان عمل میں آتے گئے۔ اور اب ان کی تحقیقات کا دائرہ کسی ایک موضوع تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ انسانی زندگی میں اقتصادیات سے متعلق تمام گوشے ان کی اجتہادی کاوشوں کا حصہ ہیں۔

البرکہ گروپ آف بنکرز اینڈ کمپنیز نے علماء فقہ اور ماہرین اقتصادیات کی مدد سے گزشتہ دھائی کے دوران کئی سیمنارز، ورکشاپس اور کانفرنسوں میں اسلامی اقتصادیات کے موضوع پر بحث کی ہے۔ ان سیمنارز میں بنکاری کے عملی معاملات و کاروبار کے اسلامی طریقوں اور ان کے عملی نفاذ میں پائی جانے والی مشکلات کا جائزہ لیتے ہوئے علماء اور ماہرین کی رائے حاصل کی جاتی ہے۔

البرکہ گروپ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ان سیمنارز میں چوٹی کے علماء اور دانشوروں نے طویل مباحث و تحقیق کے بعد مذکورہ بالا اقتصادی امور پر فتاویٰ کی صورت میں راہنمائی فراہم کی ہے جسے ڈاکٹر یونس تمیمی اور ڈاکٹر احمد محی الدین احمد نے مرتب کیا ہے۔ تاہم یہ ساری کارروائی عربی زبان میں ہونے کی بناء پر عرب دنیا سے باہر اس سے استفادہ ممکن نہیں تھا۔ زیر نظر کتاب میں ان ہی فتاویٰ کو مرتب کر کے پیش کیا گیا ہے۔ فتاویٰ مرتب کرتے ہوئے اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر فتویٰ کے ساتھ اس سیمنار کا حوالہ نمبر دیا جائے جس سے وہ فتویٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری ہوا نیز کتاب کے ضمیمہ میں علماء کی فہرست بھی شامل کردی گئی ہے جنہوں نے ان سیمنارز میں شرکت کی اسی طرح جس فتویٰ پر علماء کی رائے متفق نہیں تھی اسے بھی کثرت رائے کے الفاظ سے ظاہر کر دیا گیا ہے۔ مجھے توقع ہے کہ انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے اس کتاب کی اشاعت سے پاکستان میں اسلامی خطوط پر معیشت کے نظام کی بحالی کے لیے کی جانے والی کوششوں میں خاطر خواہ مدد ملے گی نیز علماء، مفکرین، دانشوروں اور پیشہ ور ماہرین کے لیے ان ہی خطوط پر مزید غور و فکر اور تحقیق و تجویز کی نئی راہیں کھلیں گی۔

پروفیسر خورشید احمد
۱۳ اگست ۱۹۹۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد للہ وحدہ الصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ۔

گذشتہ پندرہ سال میں اسلامی اقتصادیات کی ترقی کے باوجود اس کا مفہوم عام لوگوں کے ذہنوں میں صرف بنکوں سے سود کے خاتمہ تک محدود تھا۔ اس محدود مفہوم کے نتیجہ میں لوگوں کے ذہنوں سے اسلامی اقتصادیات کے دیگر تمام پہلو محو ہوگئے۔ زیر نظر کتاب میں اس مسئلہ کو حل کردیا گیا ہے اور یہ ان تمام فتاویٰ پر مشتمل ہے جو البرکہ گروپ کے سیمینارز سے جاری ہوئے ہیں۔ یہ سیمینار ۱۴۰۳ھ تا ۱۴۱۰ھ منعقد ہوئے۔ ان میں سے سب سے پہلا سیمینار ۱۴۰۳ھ کو مدینہ منورہ میں اور آخری سیمینار ۱۴۱۰ھ کو منعقد ہوا۔ ان فتاویٰ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اسلامی اقتصادیات ایک وسیع مفہوم رکھتی ہے اپنی اہمیت کے باوجود ربا ہی اسلامی اقتصادیات نہیں کیونکہ اسلامی اصول اقتصادیات کا اطلاق اقتصادیات کے تمام پہلوؤں پر ہوتا ہے۔ بندے کا مال و دولت کے بارے میں اللہ سے، معاشرے سے، اپنے حصہ داروں سے اور ورثاء سے تعلق یہ سب اس کے دائرہ میں آتے ہیں۔ حتی کہ اسلام نے معاشی زندگی کا چھوٹا یا بڑا کوئی معاملہ ایسا نہیں چھوڑا جس سے متعلق بنیادی عمومی احکام نہ دیئے ہوں۔ اور پھر ان بنیادی عمومی احکام کو ہر دور کے تقاضوں کے مطابق نافذ کیا جاسکتا ہے۔

اور اس کے لیے فتاویٰ کا یہ مجموعہ دلیل کے طور پر کافی ہے جس میں ایسے کئی امور پر بحث کی گئی ہے جو بالعموم ہمارے سامنے نہیں آتے اور اسلام نے ان کے بارے میں احکام دیئے ہیں۔

البرکہ کے سیمینارز سے مجھے جو خوشی اور لذت محسوس ہوئی اور علماء کے علمی معیار سے جو اللہ کا عطا کردہ ہے جو کچھ میں نے حاصل کیا۔ ایسی لذت مجھے کبھی حاصل نہیں ہوئی۔ کیونکہ جب میں اسلام کی عظمت کو دیکھتا ہوں کہ جس نے اختلاف آراء کی اجازت دی ہے تو ایک طرف تو محسوس ہوتا ہے کہ اب اس اجتماع کے بعد علماء دوبارہ آپس میں نہیں ملیں گے۔ مگر دوسری طرف باہمی گفتگو کے آداب، اخلاص نیت اور اللہ کی توفیق جب غالب آتی ہے تو بحث ایسے عجیب انداز میں کسی متفقہ رائے تک پہنچ جاتی ہے کہ تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ ہم نے کوشش کے بعد ان فتاویٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ۶۹) صفحات تک مختصر کر دیا ہے۔ مگر اس کے پیچھے سینکڑوں گھنٹوں کی بحث و تحقیق شامل ہے کہ جس کے لیے راتوں کو جاگ کر کتابیں پڑھیں اور دن کے اوقات میں اس مطالعہ کی روشنی میں ڈسکشن میں حصہ لیا اور مناسب رائے تک پہنچے۔ اللہ تعالی انہیں جزائے خیر دے اور البرکہ گروپ کو ان سیمینارز کا سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق دے اور ان کے نتیجہ میں البرکہ گروپ اسلامی اقتصادیات کی جو خدمت کرے اس میں خیر و برکت عطا کرے (آمین)۔

صالح عبداللہ کامل
(صدر البرکہ گروپ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ

مقدمہ

باب اول کرنسی اور کاروباری حصص ۱۳

(۱) ایسے حصص (Shares) کی خریداری جس میں انتظامی امور میں دخل دیئے بغیر نفع میں شرکت ہو۔

(۲) انتظامی امور پر کنٹرول کے ساتھ کمپنی کے حصص کی فروخت

(۳) حصص کی خریداری کی پیشکش

(۴) حصص کی خریداری میں دیگر اداروں اور کمپنیوں سے شراکت؟

(۵) ایسی کمپنیوں کے حصص کی خریداری جو جائز مقاصد کے لیے قائم کی گئی ہو مگر کبھی کبھی انھیں سودی بنکوں کے ساتھ قرض کے لین دین کا معاملہ کرنا پڑتا ہو۔

(۶) امتیازی حصص

(۷) کاروباری ٹھیکہ داری کو ضمانت پر قبول کرنے کا جواز

باب دوم تجارتی اوراق قبول (Acceptance letters) ۱۷

(۸) تجارتی اوراق قبول کی خرید و فروخت

(۹) تجارتی اوراق قبول کی جدید صورت

باب سوم بیع السلم ۱۹

(۱۰) وصول شدہ قیمت کا کسی خاص بازاری قیمت کے لحاظ سے تعین

(۱۱) وصول شدہ قیمت والی چیز کی قبضہ سے قبل فروخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) وصول شدہ چیز کے کسی جزو کی قبضہ سے قبل فروخت

باب چہارم بیوع (خرید و فروخت) ۲۱
(۱۳) ایسی چیز کی فروخت جو ملکیت میں نہ ہو۔
(۱۴) بیع موجل میں موجودہ قیمت کا تعین
(۱۵) ایسی بیع موجل جس میں چیز اور اس کی قیمت ایک ہی وقت میں ادا کرنا طے پائے۔
(۱۶) ایک وقت میں خرید و فروخت کے دو معاہدوں کا مطلب (یا ایک بیع میں دو بیع کا مفہوم)
(۱۷) ریکارڈ حذف کرنا (Bookout)
(۱۸) ایسی بیوع جس میں اختیار دیا گیا ہو۔
(۱۹) احتماء یا تغطیہ (Hedging)
(۲۰) سرکاری ٹینڈرز کے معاہدے
(۲۱) ایجنٹ کی اپنے نام پر خرید و فروخت

باب پنجم کرایہ داری ۲۵
(۲۲) تیار شدہ چیزوں کی خریداری کے بعد ان کو کرایہ پر فروخت کنندہ کے حوالے کر دینا
(۲۳) کسی چیز کو ایک طے شدہ کرایہ پر حاصل کر کے اس سے زیادہ کرایہ پر دینا
(۲۴) کرایہ داروں کا ایسا معاہدہ جس میں روزانہ کرایہ میں اضافہ طے ہو۔
(۲۵) کرایہ داری میں تیار شدہ چیزوں کی حفاظت کی ذمہ داری

باب ششم انشورنس ۲۷
(۲۶) قرض کی ادائیگی میں تاخیر کے خطرے کے بدلے انشورنس
(۲۷) اسلامی انشورنس کمپنیوں کے ساتھ معاملہ کرنا
(۲۸) اسلامی انشورنس کمپنیوں کے کاغذات میں ذمہ داری نہ اٹھانے کی شرط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم غیر منقولہ جائیداد پر سرمایہ کاری ۲۹

(۲۹) البرکہ بنک لندن میں غیر منقولہ جائیداد پر سرمایہ کاری کا طریقہ

(۳۰) رہائشی سرٹیفیکیٹس

باب ہشتم گارنٹی لیٹر ۳۳

(۳۱) گارنٹی لیٹر کا معاوضہ

(۳۲) گارنٹی لیٹر پر آنے والے اخراجات کو مضاربہ کے طور پر لگانا

(۳۳) گارنٹی لیٹر کی صورت اور اس پر معاوضہ کے حصول کا جواز

باب نہم زکوٰۃ ۳۵

(۳۴) زرعی پیداوار پر زکوٰۃ

(۳۵) چوپائیوں کی زکوٰۃ

(۳۶) بنک بیلنس پر زکوٰۃ

(۳۷) زیرِ نفاذ یا زیرِ تعمیر پروجیکٹس پر زکوٰۃ

(۳۸) ایسی چیز (عمارت) کے کرایہ پر زکوٰۃ جسے بالآخر ملکیت میں تبدیل ہو جانا ہو۔

باب دہم کرنسی پر معاہدے ۳۹

(۳۹) مختلف النوع کرنسیوں کی خریداری کے معاہدوں کے وقت والی قیمت پر معاہدے

(۴۰) کرنسی کی فروخت کے معاہدے

(۴۱) کسی بنک کا مستقبل میں ایسی کرنسی کے بدلے دوسری کرنسی خریدنے کا مستقل پروگرام۔

گیارھواں باب عقود (خرید و فروخت) کے معاہدے ۴۱

(۴۲) کیا عقود کی اصل جواز ہے یا حرمت؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارھواں باب قرض میں تاخیر پر جرمانہ ۴۳
(۴۳) ایسا مقروض جو طے شدہ وقت پر ادائیگی نہ کرے
(۴۴) ٹال مٹول کرنے والا مقروض
(۴۵) منافع کی اقساط کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے پیدا ہونے والے نقصان کا معاوضہ
(۴۶) ٹال مٹول کرنے والوں پر جرمانہ
(۴۷) قرض حسنہ کا معاہدہ اور ادائیگی میں تاخیر پر جرمانہ کا تقاضا

تیرھواں باب سودی منافع جات (Banking Interest) ۴۷
(۴۸) سودی اور غیر سودی لین دین
(۴۹) بنک منافع سے ٹیکس کی ادائیگی
(۵۰) (کسی بنک کا) ایسے ماحول میں کام کرنا جہاں کے قوانین بنک پر ڈیپازٹ کی ضمانت لازمی قرار دیتے ہوں۔
(۵۱) سود (Interest) کی بجائے منافع یا (عائد) return کی اصطلاح استعمال کرنا اور Interest کی بدولت معاملہ کرنے والوں کی بعض مالی ذمہ داریوں کو کم کرنا
(۵۲) ڈیلی (Daily) ڈیپازٹس کا متبادل طریقہ
(۵۳) سودی مالی اداروں میں حصہ داری
(۵۴) ایسی کمپنی کے ساتھ حصہ داری جو سرمایہ پر معاملہ کرتی ہو۔

چودھواں باب مضاربہ ۵۳
(۵۵) مضاربہ کے اصل زر سے فی نسبت سے ادائیگی
(۵۶) ایسے عقود مضاربہ ومشارکہ جن میں مضارب کے لیے بنکوں کو اصل زر کی نسبت سے طے شدہ ادائیگی لازمی ہو۔
(۵۷) رب المال کا یہ شرط عائد کرنا کہ وہ صرف وہی کام کرے گا جس سے خاص منافع ملتا ہو۔
(۵۸) اس بات پر اتفاق کہ ایک حد سے زیادہ منافع ہوا تو وہ مضارب کے حصے آئیگا
(۵۹) مضارب یا شریک سے گارنٹی یا ضمانت طلب کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۰) مضارب پر یہ شرط عائد کرنا کہ وہ صرف نقد ہی فروخت کرے گا بصورت دیگر وہ ضامن ہوگا۔
(۶۱) اسلامی بنکوں میں مضاربہ پر آنے والے اخراجات
(۶۲) مضاربہ کے منافع میں دونوں اطراف کے حصوں کا تعین
(۶۳) مضاربہ کے مال کی مضارب پر ضمانت

پندرھواں باب بیع مرابحہ ۵۷
(۶۴) ادھار بیع مرابحہ کے بارے میں پائے جانے والے شبہات
(۶۵) بیع مرابحہ میں گارنٹی کا حصول
(۶۶) مرابحہ کے قرض کی کسی دوسری کرنسی میں ادائیگی کے وقت والی قیمت پر ادائیگی۔
(۶۷) ایک مقررہ مقدار کی حدود میں لیا جانے والا منافع

سولھواں باب ایجنسی ۶۱
(۶۸) ایجنٹ کو نقد فروخت کا پابند کرنا

ضمیمہ جات
ضمیمہ نمبر۱۔ ساتویں البرکہ سیمینار کے انعقاد کی جگہ اور تاریخیں ۶۳
ضمیمہ نمبر۲۔ علماء اور فتویٰ کمیٹیوں کے ممبران کے نام ۶۵
ضمیمہ نمبر۳۔ البرکہ سیمینار میں شریک ہونے والے ماہرین اقتصادیات کے نام ۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

کرنسی اور کاروباری حصص

(۱) انتظامیہ میں دخل اندازی کے بغیر نفع کی غرض سے، کسی کاروباری حصہ کی خریداری

سوال: کیا کسی ایسے حصہ کی فروخت جائز ہے کہ جس میں خریدار کے پیش نظر صرف نقد نفع یا ایسے نفع میں شرکت ہو جو محض Commodity کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے ہو اور اس کے ساتھ یہ شرط بھی عائد کر دی گئی ہو کہ خریدار کاروبار کے انتظام اور Commodity کے لین دین کے معاملہ میں شریک نہ ہوگا۔ بس اسے صرف وہ نوٹ فروخت کیا جائے گا جو اس کے حصہ کو ظاہر کرے گا۔

جواب: اس قسم کے معاہدے کا اصل حکم جائز کا ہے۔ کیونکہ فقہ اسلامی میں ملکیت کی کئی اقسام ہیں۔ فروخت کنندہ کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ خریدار کو کسی معاملہ یا اس کے منافع کے کسی حصہ سے مستثنیٰ کر دے۔ لہذا سیمینار میں شریک ہونے والے علماء کی کمیٹی اس قسم کے معاہدوں اور ان کی شرائط کو فقہی طور پر جائز قرار دیتی ہے۔ کیونکہ اس میں دونوں اطراف (خریدار اور فروخت کنندہ) کا فائدہ ہے اور یہ فقہ کے معتبر قواعد سے مطابقت رکھتے ہیں۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۱)

(۲) انتظامیہ میں شرکت کے حق کے ساتھ (مضاربہ) کمپنیوں کے حصص کی فروخت

سوال: اگر کسی ایسی (مضاربہ) کمپنی کے مالکان کی طرف سے کہ جو چند افراد کے نام رجسٹرڈ ہو اور وہ باقاعدہ تجارتی و قانونی حیثیت رکھتی ہو اس کے مالی حصص فروخت کرنے کی پیشکش (offer) اس شرط کے ساتھ کی جائے کہ اس کے انتظامی معاملات ان افراد کے پاس رہیں گے جن کے نام سے کمپنی رجسٹرڈ ہے اور وہ ان حصص کی رقم کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضاربہ میں مضارب کے طور پر استعمال کریں گے۔ تو کیا یہ عقد (معاہدہ) جائز ہوگا؟

جواب: ایسی مضاربہ کمپنی کے لیے جو اپنے اثاثہ جات رکھتی ہو اور صرف قرض یا نقدی یا دونوں میں کسی ایک پر ہی انحصار نہ کرتی ہو (مذکورہ) معاہدہ اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ کمپنی کے نام اور انتظامی معاملات کے مالک و حقدار حصص کے فروخت کنندہ (کمپنی کے مالکان) اور حصص کے خریدار خریدے گئے حصص کے مالک ہوں گے۔ اور اس شرط کے مطابق خریدار مضاربہ کے شرعی اصولوں کے مطابق، رب المال سمجھے جائیں گے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۵)

(۳) حصص کی خریداری کی پیشکش (Offer)

سوال: ایک ایسا اسلامی بنک کہ جس کا کسی کمپنی کے سرمایہ (Capital) میں بڑا حصہ ہو گیا اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کمپنی کے حصص کی خریداری کے لیے عام پیشکش (General Offer) کرے اور ان کی قیمت اور مدت کا تعین بھی خود کرے؟

جواب: اسلامی بنک کے لیے اس وقت تک جائز ہے کہ وہ ان حصص کی خریداری کے لیے عام پیشکش کرے جب تک یہ پیشکش کسی حرام کا وسیلہ نہ بنے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۶)

(۴) حصص کی خریداری میں بنک کے ساتھ دیگر اداروں کی شرکت

سوال: ایسا اسلامی بنک جو فروخت کیے جانے والے حصص کی خرید کا معاہدہ کرے (جیسا کہ پچھلے فتویٰ میں ذکر کیا گیا ہے) کیا یہ جائز ہو گا کہ بنک کے ساتھ اس خریداری میں دیگر بنک اور اسلامی ادارے بھی شریک ہو جائیں اور دوبارہ ان حصص کو دلچسپی رکھنے والوں کے ہاتھ بیچ دیں؟

جواب: ایسا اسلامی بنک جو فروخت کیے جانے والے حصص کی خریداری کی عام پیشکش کرتا ہے۔ اس خریداری میں اس کے ساتھ دیگر بنکوں اور اسلامی اداروں کی انہی شرائط پر شرکت جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس بنک یا ادارے کا نام بھی اس پیشکش میں شامل کر لیا جائے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) ایسی کمپنیوں کے حصص کی خریداری جو کسی خاص جائز مقصد کے لیے قائم کی گئی ہوں مگر بعض اوقات وہ بنکوں کے ساتھ سودی بنیاد پر قرض کا لین دین کرتی ہوں۔

سوال: کیا ایسی کمپنیوں کے حصص خریدنا جائز ہے جو جائز مقصد کے لیے قائم ہوں مگر بعض اوقات وہ بنکوں سے سود پر قرض لینے یا دینے کا معاملہ کرتی ہوں؟

جواب: سیمینار کے شرکاء نے مذکورہ کمپنیوں کے حصص کی خریداری کے معاملہ پر بحث و تمحیص کے بعد مختلف حالات کے لیے مندرجہ ذیل نتائج برآمد کیے ہیں۔

(ا) ایسی کمپنیاں جو اسلامی ممالک میں معاملات کو اسلامیانے کے مقصد سے کام کر رہی ہوں ان کے حصص خریدنا تو ایک ضروری امر ہے کیونکہ ایسا کرنے سے مسلمانوں کو احکام شریعت کی پابندی کرنے کے مواقع میسر آئیں گے۔

(ب) ایسی کمپنیاں جو غیر اسلامی ممالک میں کام کر رہی ہوں ان کے حصص خریدنا صرف اس وقت تک جائز ہو گا جب تک کہ سرمایہ کاروں کو اس کا کوئی غلاظت سے پاک نعم البدل میسر نہیں آجاتا۔

(ج) اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے کمپنیوں کے ایسے حصے خریدنا جائز ہے جن میں یہ ہدف مقرر کیا گیا ہو کہ زائد (سودی) رقم غریب افراد کی مدد کے لیے کاروبار میں لگائی جائے گی یا ان کے لیے خاص کاروباری اکاؤنٹ کھولے جائیں گے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۵)

(۶) ترجیحی حصص (Preference Shares)

سوال: ترجیحی حصص کے بارے میں فقہ اسلامی کیا کہتی ہے؟ اور وہ یہ ہے کہ بعض حصص کو نفع کے حصول میں امتیازی حیثیت دے دی جائے اور اگر ایک سال نفع پورا نہ ہو تو آئندہ سال تک یہ حق باقی رکھا جائے۔

جواب: امتیازی حیثیت اسلام میں جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے بعض حالات میں شراکت (Partnership) قائم نہیں رہتی

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ے) کاروباری اکاؤنٹ (Investment Account) کو ضمانت کے طور پر قبول کرنے کا جواز

سوال: کیا ایجنٹ کی ذمہ داریوں کی ضمانت کے طور پر کاروباری اکاؤنٹ قبول کرنا ہوگا؟

جواب: ایجنٹ یا کسی دوسرے فرد کی ذمہ داریوں کی ضمانت کے طور پر کاروباری اکاؤنٹ قبول کرنا جائز ہے یہ اکاؤنٹ اسی بنک میں ہوگا اور انھیں شرط پر یہ رقم کاروبار میں لگی رہے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

تجارتی اوراق قبول

(۸) بل آف ایکسچینج (Bill of Exchange) کی خرید و فروخت

سوال: بل آف ایکسچینج کی موجودہ خرید و فروخت کے بارے میں کیا رائے ہے۔ جبکہ بل آف ایکسچینج ایک ایسے بل کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی بعد میں (Defer payment) ہونا ہو اور اس کا مالک اس میں اس لیے دلچسپی لیتا ہے کہ اس کی بنیاد پر اسے بقیہ مدت کے لیے رقم ایک سالانہ معینہ نسبت پر کٹوتی کے ساتھ وقت سے پہلے وصول ہو جاتی ہے۔

جواب: یہ بیان کردہ صورت ایسے (آئندہ ادا ہونے والے) قرض کی ضمانت دیتی ہے کہ جس میں (موجودہ) رقم کم دی گئی ہو۔ یہ لین دین حرام (ربا) ہے اور اس کی حیثیت تجارتی بلز میں کمی Discount کرنے کے مترادف ہے۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۲)

(۹) بل آف ایکسچینج کی جدید شکل:

سوال: بل آف ایکسچینج کو اگر صرف حقیقی منافع کی ادائیگی کے وسیلہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس نئی شکل کے بارے میں فقہ اسلامی کیا کہتی ہے۔ اس بل سے پہلا فائدہ بنک کو پہنچے گا کہ جو اسے اپنے ایجنٹ (کسی معتمد بنک) کے ذریعے اسے فروخت کرے گا اور خریدار اس بنک کو مقررہ تاریخ تک کسی کمی (Discount) کے بغیر ادائیگی کا پابند ہو گا۔

جواب: شرکاء سیمینار کی رائے میں مذکورہ بالا معاملہ (Transaction) شریعت کی رو سے جائز ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

بیع السلم

(۱۰) ادا کی جانے والی قیمت کا کسی خاص بازاری قیمت کے مطابق تعین

سوال: کیا بیع سلم کا ایسا عقد (معاہدہ) جائز ہے کہ جس میں قیمت کا تعین کسی خاص بازار کی ادائیگی کے دن والی قیمت (یا اس بازار کی قیمت میں ۱۰٪ کمی) کے مطابق کیا گیا ہو؟ یا کہ ابتداء میں قطعی طور پر قیمت کا تعین ضروری ہے۔

جواب: (ا) بیع سلم میں دراصل قیمت کا تعین دونوں اطراف (پارٹیوں) کے مابین عقد (معاہدہ) کے وقت کرنا ضروری ہے۔

(ب) اگر (دونوں پارٹیوں کے مابین) قیمت کا تعین عقد (معاہدہ) کے دن والی کسی خاص بازار کی قیمت کے مطابق طے پا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

(ج) اگر (دونوں پارٹیوں کے مابین) قیمت کا تعین کسی خاص بازار کی قیمت سے کمی یا بیشی پر طے ہو جائے تو یہ دونوں حالتیں بھی جائز ہیں۔

(د) لیکن کسی بازار کی مستقبل کی قیمت کے مطابق قیمت کا تعین جائز نہیں ہے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱)

(۱۱) ایسی چیز کی فروخت جسکی قیمت ادا کر دی گئی ہو اور وہ (ابھی) خریدار کے قبضے میں نہ آئی ہو۔

سوال: کیا ایسی چیز کی فروخت جائز ہے جس میں قیمت ادا کر دی گئی ہو اور وہ ابھی خریدار کے قبضہ میں نہ آئی ہو۔

اگر یہ جائز نہیں ہے تو کیا قیمت ادا کرنے والے کے لیے ایسی چیز کی بیع سلم اس بنیاد پر جائز ہے کہ وہ چیز مستقبل میں اسے حاصل ہو جائے گی۔ اور وہ معاہدہ کے وقت ادا کی جانے والی اور حاصل ہونے والی (رقم) میں باہمی تعلق بھی ظاہر نہ کرے؟اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا قیمت ادا کرنے کے لیے اس چیز کی بنیاد پر تجارت کرنا جائز ہے؟

جواب: (الف) ایسی چیز جس کی قیمت ادا کر دی گئی ہو لیکن قبضہ میں نہ آئی ہو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

(ب) مگر قیمت ادا کرنے والے کے لیے ایسی چیز کی بیع سلم کرنا جائز ہے اور معاہدہ کے وقت پہلے معاہدہ کے تحت ادا کی جانے والی اور نئے معاہدہ کے تحت حاصل ہونے والی رقم کے درمیان باہمی تعلق پیدا کرنا ضروری نہیں۔

(ج) مندرجہ بالا (جواز) کو تجارت کے طور پر اختیار کر لینا جائز نہیں ہو گا کیونکہ بیع سلم کو صرف پیدا کرنے والوں (PRODUCER) کی ضرورت کے لیے استثنائی طور پر جائز کیا گیا ہے۔ اور یہ جواز انفرادی سطح کے لیے جائز ہے۔ باقاعدہ تجارت کے لیے جائز نہیں۔

لیکن اگر کبھی بعض اسلامی ممالک کے اقتصادی حالات کسی ظلم کی روک تھام کے لیے اس کے متقاضی ہوں اور کسی بڑی مصلحت کے پیش نظر ایسا کرنا ضروری ہو تو اسے تجارت کے طور پر جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس بڑی مصلحت کا تعین شریعت بورڈ کرے گا۔

(دوسرا البرکہ سمینار فتویٰ نمبر ۲)

(۱۲) ایسی چیز کے کسی حصہ کی فروخت جس کی قیمت ادا کر دی گئی ہو مگر ابھی قبضہ نہ ہوا ہو۔

سوال: مثال کے طور پر ایک شخص نے کسی دوسرے شخص سے ایک سوٹن بیج ماہ جنوری ۱۹۸۵ء میں نقد ادائیگی سے اس بنیاد پر خریدے کہ وہ بیج اسے جولائی ۱۹۸۵ء میں مل جائیں گے۔ اب مارچ ۱۹۸۵ء میں ایک تیسرا شخص آیا اور کہنے لگا کہ اس خریداری کے نصف حصے میں مجھے بھی شریک کر لو۔ کیا اس شخص کے لیے اس دوسرے شخص کو دوسرے کیے گئے معاہدے کے برابر اس سے کم یا زیادہ قیمت پر شریک کرنا جائز ہے؟

جواب: اس سوال پر عدم جواز والی اس بیع کا حکم لاگو ہوتا ہے کہ جس میں قیمت وصول کر لی جائے مگر قبضہ نہ دیا جائے۔۔۔ جیسا کہ گزشتہ فتویٰ کے جز (الف) میں کہا گیا ہے۔۔۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

خرید و فروخت

(۱۳) ایسے سامان کی فروخت جو ملکیت میں نہ ہو۔

سوال: اگر کوئی پارٹی کسی کمپنی یا بنک سے ایسی چیز خریدنے کا مطالبہ کرے جو بنک یا کمپنی کی ملکیت میں نہ ہو اور اس پارٹی کے مطالبہ پر کمپنی یا بنک وہ مطلوبہ چیز بازار سے خرید کر اس پارٹی کو فروخت کر دے تو اس خرید و فروخت کی شرعی حیثیت کیا ہو گی؟

جواب: اگر مذکورہ (خرید و فروخت کی جانے والی) چیز کھانے پینے سے تعلق نہ رکھتی ہو تو یہ معاملہ جائز ہو گا۔ بشرطیکہ اس چیز کی وضاحت کر دی گئی ہو اور قیمت ادا کر دی گئی ہو۔ کیونکہ (شریعت میں) جس غیر مملوکہ چیز کی ممانعت ہے وہ کھانے پینے والی چیزوں سے متعلق ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۴)

(۱۴) ایسی بیع مؤجل جس کی قیمت حال میں ادا کی جائے۔

سوال: کیا کسی ایسی چیز کی مستقبل میں خریداری جائز ہے جس کی ہر طرح سے وضاحت کر دی گئی ہو اور پوری کی پوری قیمت حال میں ادا کر دی جائے؟

جواب: اگر (مذکورہ) چیز کی پہنچ کا وقت طے کر دیا جائے اور قیمت مکمل طور پر پہلے ادا ہو جائے تو یہ بیع سلم کہلاتی ہے اور یہ جائز ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲۱)

(۱۵) ایسی بیع مؤجل جس میں چیز کی وصولی اور قیمت کی ادائیگی ایک ساتھ ہو۔

سوال: ایسی خرید و فروخت کہ جس میں چیز کی فروخت کا انحصار مستقبل میں صنعتکار (Producer) کی درآمد پر ہو اور قیمت کی ادائیگی بھی اس وقت (مستقبل میں) ہونا ہو۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: اس معاملہ کی حقیقت اس نئے عقد کی سی ہے کہ جس میں خرید و فروخت کا وقت طے کر لیا جائے اور اس میں خریدار کا وعدہ شامل ہو۔ اور یہ اس کے نزدیک ہے کہ جو ایسے وعدہ کو پورا کرنا بیع تعاطی کے طور پر لازمی قرار دیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ چیز وصول کی جائے اور قیمت ادا کر دی جائے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲۲)

(۱۶) ایک ہی وقت میں خرید و فروخت کے دو معاملات کی تفسیر (Interpretation)

سوال: اس عبارت " بیعان فی بیعہ " یعنی ایک وقت میں دوہری بیع کی کیا تفسیر ہے؟

جواب: اس عبارت کی تفسیر یہ ہے کہ ہدیہ (Donation) اور معاوضہ کو ایک دوسرے سے مشروط نہ کیا جائے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی یہ کہے کہ " مجھے یہ چیز فروخت کر دو میں اس کی قیمت کے ساتھ تمہیں (فلاں چیز) تحفہ دوں گا " اور اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ کوئی کہے " میں تمہیں یہ چیز حال میں ایک سو روپے کی اور مستقبل میں (موجل کے طور پر) ۱۵۰ روپے کی فروخت کرتا ہوں۔ اور خریدنے والے کے تعین کے بغیر (کہ وہ کون سی صورت قبول کرے گا) دونوں (خریدار و فروختکار) علیحدہ ہو جائیں تو یہ جائز نہیں ہے۔

کچھ عقد اور معاہدے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو ایک دوسرے کے ساتھ مشروط (لازم ملزوم) نہیں کیا جاسکتا مثلاً مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ کوئی چیز فروخت کرنا:

المساقاۃ (باغبان) یعنی یہ کہنا کہ میں یہ چیز تمہیں اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ تم میرے باغیچہ کی نگرانی کرو۔

الشرکتہ Partnership (کسی کی تجارتی کمپنی میں حصہ دار بننے کی شرط لگا کر)

الجعل۔ ٹھیکیداری (یہ کہنا کہ فلاں کاروبار کا ٹھیکہ مجھے دے دو)

النکاح۔ (یہ کہنا کہ فلاں بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دو)

القراض۔ (یہ کہنا کہ مجھے مضاربہ میں شریک کر لو وغیرہ)

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) کاغذ پر معاملہ نمٹانا (Bookout)

سوال: کاغذ پر معاملہ نمٹانے کے بارے میں فقہ اسلامی کیا کہتی ہے۔ اور اسکی صورت یہ ہے کہ طے شدہ چیزوں کی مختلف تعداد میں قبضہ کیے بغیر کاغذی خرید و فروخت ہوجائے اور پھر مقاصہ کے ذریعے حساب بے باک کرلیا جائے جیسا کہ کوئی قیمت کی کمی و بیشی کے فرق کے حساب کالین دین کرے۔

جواب: سیمینار کے شرکاء نے اس پر سیر حاصل بحث کی اور یہ رائے دی کہ یہ دراصل کاغذی بیع ہے جس کا انحصار مجازفہ پر ہے اور یہ معاملہ جائز نہیں ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتوی نمبر ۲۵)

(۱۸) اختیاری خرید و فروخت (Options)

سوال: کیا اختیاری (Options) معاملہ کرنا جائز ہے؟

جواب: سیمینار کے شرکاء نے اختیاری خرید و فروخت اور خریداری کے اختیاری حق پر تبادلہ خیال کے بعد یہ رائے ظاہر کی کہ یہ ناجائز ہے کیونکہ یہ مجازفات کی اقسام میں سے ایک ہے کہ جس میں کسی چیز کی حقیقی فروخت کا ارداہ موجود نہیں ہوتا اور اسی طرح خرید و فروخت کے اختیاری حق کو بھی تبادلہ خیال کے بعد ناجائز قرار دیا گیا کیونکہ یہ ایسا حق ہے کہ جس کی بنیاد پر فروخت جائز نہیں ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲۶)

(۱۹) الاحتماء (Hedging)

سوال: معاملہ احتماء یا تغطیہ کے بارے میں کیا رائے ہے ---- اور یہ (معاملہ) وہ معاہدہ ہے جو خریدار و فروختکار کو مستقبل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے منفی اثر سے بچانے کے لیے کیا جائے۔

جواب: شرکاء اس کو اس صورت میں جائز قرار دیتے ہیں جب مستقبل میں ایسی چیز پر معاہدے کا نام ہو کہ شرعاً جائز ہو۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۰) سرکاری عقود مناقصات

سوال: ان سرکاری عقود مناقصات اور ان سے ملتے جلتے معاہدوں کے بارے میں کیا رائے ہے - ان معنوں میں کہ مناقص کسی چیز کی قیمت پہلے وصول کرے اور پھر معاہدہ پر دستخط ہوجائیں - بعد میں وہ اس رقم سے بازار سے چیز خرید کر دے - کیا یہ "بیع مالا یملک" کی طرح نہیں ہے؟

جواب: یہ جدید عقود میں سے ہے کہ جن میں عرف عام کے مطابق رضا اور اتفاق کی بنیاد پر لین دین ہوتا ہے اور اس میں چیز کی وضاحت کر دی جاتی ہے تا کہ جہالت (لاعلمی) اور نزاع باقی نہ رہے اور اس میں غرر، ضرر شامل نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ شریعت کی منع کردہ چیزوں میں شامل ہے۔ لہذا یہ جائز عقود میں سے ہے۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۰)

(۲۱) ایجنٹ کی اپنی ذات کے لیے خرید و فروخت (کا معاملہ)

سوال: کسی فرد کو کسی چیز کی خریداری میں ایجنٹ مقرر کرنا۔ جب کہ چیز کی نوعیت اور قیمت واضح کر دی گئی ہو اور اسی فرد کو مذکورہ چیز کی فروخت میں ایجنٹ بنانا خواہ وہ یہ چیز خود اپنے لیے خریدے یا کسی اور کو بیچ دے - کیا یہ جائز ہے؟ اور بالخصوص ایسی صورت میں جب ایجنٹ ایسے معاملہ میں Specialist ہو؟

جواب: کسی فرد کو کسی خاص چیز کی مقررہ قیمت پر خریداری اور فروخت میں وکیل بنانا ایسی صورت میں مطلقاً جائز ہے کہ جب چیز کسی تیسرے فرد کو فروخت کی جائے۔ اگر ایجنٹ اس چیز کو خود اپنے لیے خریدنا چاہتا ہو تو یہ اس صورت میں جائز ہو گا کہ جب مؤکل (مالک) چیز کی قیمت خود مقرر کرے۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

کرایہ داری

(۲۲) تیار شدہ چیزوں کی خریداری کے معاہدے پر کرایہ داری کا معاہدہ۔

سوال: کسی کمپنی سے تیار شدہ اشیاء یا غیر منقولہ جائیداد کی خریداری کا معاہدہ طے ہوجانے کے بعد اگر اسے کرایہ کے معاہدہ میں تبدیل کر دیا جائے تو کیا یہ جائز ہوگا؟

جواب: اگر ایک معاہدہ پہلے ہوجائے اور اس کے بعد کرایہ کا نیا معاہدہ ہوجائے تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۴)

(۲۳) کسی چیز کو ایک خاص طے شدہ کرایہ پر دینا اور پھر کسی تیسرے شخص کو طے شدہ کرایہ سے زیادہ پر دینا۔

سوال: کیا کسی چیز کو ایک خاص طے شدہ کرایہ پر دینا اور پھر کسی تیسرے شخص کو اس سے زیادہ کرایہ پر دینا جائز ہے؟ اور اگر یہ جائز ہے تو کیا کسی تیسرے شخص کا کرایہ کے معاہدہ میں شریک ہونا جائز ہے؟ جب کہ پہلا کرایہ دار اپنا (کرایہ والی چیز کا) حق استعمال نئے کرایہ دار کے ہاتھوں فروخت کردے (کرایہ پر دے دے) اور اس کی قیمت (یعنی اجرت) ادا کردہ کرایہ کے برابر ہو، اس سے کم یا زیادہ نہ ہو؟

جواب: کسی چیز کو طے شدہ کرایہ پر دینا اس صورت میں جائز ہوگا جب اس کا اصلی مالک اجازت دے یا عرف عام میں ایسا کرنا جائز سمجھا جاتا ہو۔ خواہ کرایہ پہلے کرایہ دار کے مطابق ہو یا اس سے کم یا زیادہ۔

اسی طرح کرایہ دار کا کسی دوسرے شخص کو اس کرایہ داری میں شریک کر لینا جائز ہوگا خواہ یہ کرایہ (مالک کو ادا کیے جانے والا) طے شدہ کرایہ کے برابر ہو یا اس سے کم یا زیادہ۔ مگر اس صورت میں پہلا کرایہ دار (کسی چیز کی وقتی) ملکیت برائے استفادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کرایہ دار کے سپرد کر دیتا ہے تو پہلے کرایہ دار کو اس کے استعمال کا حق نہ ہوگا کیونکہ یہ اب اس کی ملکیت سے نکل چکی ہے اور اس کی ادائیگی (کرایہ) دوسرے کے ذمے واجب الادا ہے۔

(دوسرا البرکہ سیمینا فتویٰ نمبر ۴)

(۲۴) کرایہ داری کا (ایسا) معاہدہ جس میں ہر روز کرایہ بڑھنا طے ہو۔

سوال: کیا کرایہ داری کا ایسا معاہدہ جائز ہوگا جس میں مالک اور کرایہ دار کے درمیان ہر روز کرایہ میں اضافہ طے کر لیا جائے؟

جواب: بلاشبہ یہ کرایہ داری شرعی اعتبار سے درست ہے کیونکہ یہاں زیادہ رقم معاہدے کی رو سے ہے نہ کہ ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے۔ پس (شریعت میں) صرف وہ معاہدہ ممنوع ہے جس میں مقروض قرضخواہ کو ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے زیادہ رقم دیتا ہے۔ یہ مدت کا معاوضہ ہونے کی وجہ سے سود تصور ہوگا۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۴)

(۲۵) کرایہ داری میں تیار شدہ چیزوں کی حفاظت کی ذمہ داری

سوال: کرایہ داری میں تیار شدہ چیزوں کی حفاظت کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

جواب: اس سلسلہ میں جو تحقیق ہوچکی ہے وہ پیش کر دی گئی ہے۔ کہ تیار شدہ چیزوں کی حفاظت میں کیا مالک اور کیا کرایہ دار کے ذمہ عائد ہوتا ہے؟ وہ کون سی شرائط ہیں جو کرایہ والی اشیاء کی حفاظت کے سلسلہ میں مالک کے لیے کرایہ دار پر لاگو کرنا جائز ہیں۔ اور اسی طرح کرایہ دار کے لیے کرایہ پر لی گئیں تیار شدہ اشیاء کی اپنے خرچ پر انشورنس کروانے کا کیا جواز ہے؟ کمیٹی نے اس معاملہ کے بارے میں غور کے بعد یہ طے کیا کہ اس سلسلہ میں مزید مطالعہ کی ضرورت ہے اور یہ سفارش کی کہ اسے آئندہ سمینار میں پیش کیا جائے۔

(پانچواں البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ششم

انشورنس

(۲۶) ادائیگی میں تاخیر کے خطرہ کے خلاف انشورنس۔

سوال: کیا کسی اسلامی بنک کے لیے اپنے قرضوں کی ادائیگی میں تاخیر کے خطرہ کے خلاف انشورنس کرنا جائز ہے۔ خواہ یہ انشورنس کسی اسلامی انشورنس کمپنی کے تحت ہو یا کسی اسلامی بنک میں انشورنس برائے تعاون کے نام سے متعارف اکاؤنٹ کے تحت؟

جواب: اسلامی بنک کے لیے اپنے قرضوں پر، جو کہ دوسروں کے ذمہ واجب الاداہوں کی ادائیگی میں تاخیر کے خطرہ کے خلاف انشورنس کرانا جائز ہے۔ اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ انشورنس برائے تعاون کے نام سے ایک اکاؤنٹ کھولا جائے اور اس میں وہ تمام اسلامی بنک شرکت کریں جو اس سے مستفید ہونا چاہتے ہوں۔ اس حل پر کمیٹی کا اتفاق ہے اور وہ اسے ترجیح دیتی ہے۔ جہاں تک کسی اسلامی انشورنس کمپنی کے تحت قرضوں کی انشورنس کا تعلق ہے تو یہ بھی اکثریت کی رائے میں جائز ہے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ مندرجہ بالا صورتوں میں سے ہر ایک کے لیے خاص نظام وضع کر کے اسے شروع کرنے سے قبل علماء کی کمیٹی سے منظوری کے لیے پیش کیا جانا چاہیے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۹)

(۲۷) اسلامی انشورنس کمپنیوں سے لین دین کا معاملہ۔

سوال: کیا ایسے دور میں جب غیر اسلامی انشورنس کمپنیوں کا جال پھیلا ہوا ہو، ان انشورنس کمپنیوں کو اسلامیانے کے نقطہ نظر سے ان سے معاملہ کرنا جائز ہے؟

جواب: کمیٹی پر یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ موجودہ دور میں اسلامی انشورنس کمپنیاں اور ایسی کمپنیاں جو اسلام کی طرف مائل ہیں کافی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ جسکی وجہ سے غیر اسلامی کمپنیوں سے معاملہ کرنا جائز نہیں رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارش۔ کمیٹی مسلمانوں، بنکوں اور اسلامی اداروں کے لیے سفارش کرتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انھیں اسلامی انشورنس کمپنیوں سے معاملہ کرنا چاہیئے اور حلال لین دین کی پابندی کرنی چاہیئے

(چوتھا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۳)

(۲۸) انشورنس کے کاغذات (معاہدہ) میں کوئی ذمہ داری نہ اٹھانے کی شرط۔

سوال: اس انشورنس کمپنی کے کاغذات (معاہدات) میں اگر یہ شرط کرلی جائے کہ انشورنس کمپنی (کسی نقصان وغیرہ کی) ذمہ دار نہیں ہوگی تو اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب: اسلامی انشورنس کمپنیوں کے کاغذات (معاہدہ) میں کوئی ذمہ داری نہ اٹھانے کی شرط طے کر لینا جائز ہے۔ مگر اسکے ساتھ ساتھ کمیٹی کی یہ متفقہ رائے ہے کہ ایسے بڑے نقصان کی صورت میں، کہ جو ایک معینہ حد سے تجاوز کر جائے، پورے نقصان کا بدلہ اسلامی انشورنس کمپنیوں کو ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں کسی حصہ کو مستثنیٰ یا منہا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس سے حتی الامکان اجتناب کرنا چاہیئے تاکہ لوگوں کو اسلامی انشورنس کمپنیوں سے لین دین کی ترغیب ملے اور عدل وانصاف کے اصولوں کی بنیاد پر اسلامی وغیر اسلامی کمپنیوں کا فرق واضح کیا جاسکے۔

(چوتھا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم

غیر منقولہ جائیداد پر سرمایہ کاری

(۲۹) البرکہ بنک (پروگرام) کے تحت غیر منقولہ جائیداد پر سرمایہ کاری

سوال: اگر کسی درخواست گزار اور بنک کے درمیان کسی غیر منقولہ قابل فروخت جائیداد کی مشترکہ ملکیت حاصل کرنے کے لیے معاہدہ طے پا جائے۔ اور اس جائیداد کی قیمت خرید میں درخواست گزار اور بنک ایک خاص نسبت سے شریک ہوں۔ اس نسبت کے تعین کے لیے صرف پاؤنڈ کو بنیاد بنایا جائے اور ایک حصہ کی قیمت ایک پاؤنڈ قرار دی جائے (اس طرح اگر ۱۰۰ پاؤنڈ جائیداد کی قیمت طے ہو تو ۱۰۰ حصے ہوئے اور اس میں ۷۵ پاؤنڈ بنک ادا کرے اور ۲۵ پاؤنڈ درخواست گزار تو دونوں میں ۳:۱ کی حصہ داری ہوئی) یہ حصے بروقت قابل فروخت ہوں اور اس کی قیمت بھی مستقل وہی رہے۔ تاکہ بنک قسط وار (مثلاً ہر ماہ) اپنا حصہ درخواست گزار کو فروخت کر سکے اور اس طرح کسی دوسرے بنک سے اس بنک کے حصص کی خریداری بھی ممکن ہو سکے۔ اس طرح ایک طے شدہ مدت کے اندر خریدار کو اس کی ملکیت منتقل ہو جائے۔ اس دوران چونکہ خریدار اس جائیداد کو استعمال کرے گا لہذا اسے چاہیئے کہ وہ اس استعمال کے بدلے میں کرایہ طے کرے اور اسکی ادائیگی بنک کو اس کی سرمایہ کاری میں نسبت کے مطابق کرتا رہے اور اس کرایہ کا تعین ہر سال مقررہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہو گا۔ جس میں تبدیلی نہیں ہو سکے گی اور اس کا تعین سرمایہ کاری میں نسبت کے مطابق ہو گا لہذا جو رقم خریدار بنک کو ادا کرے گا اس کی قیمت میں بنک کی ملکیت میں کمی واقع ہونے کے ساتھ کمی ہوتی جائے گی۔ کیونکہ خریدار اب زیادہ حصوں کا مالک ہوتا جا رہا ہے۔ (لہذا اسے کرایہ بھی صرف انہی حصوں کا دینا ہے جن کا مالک بنک ہے) اور اسطرح آخر کار خریدار اکیلا مالک بن جائے گا۔ مکانات اور دیگر جائیدادوں کی اسطرح خریدراری کے بارے میں فقہ اسلامی کیا کہتی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: البرکہ بنک لندن کے مکانات اور جائیداد پر سرمایہ کاری کے اس طریقہ پر سیمینار میں شرکت کرنے والے علماء نے بحث کی اور فقہ اسلامی میں اس طرح کے دیگر معاملات کی روشنی میں اس نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ مسلمان کو اپنی ضروریات کے لیے مناسب مکانات کی ملکیت درکار ہے۔

لہذا علماء نے اس موضوع سے متعلقہ کئی نکات پیش کیے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں:

(الف) شروع دن سے متعلقہ مکان کی رجسٹریشن اس حصہ دار کے نام پر ہو جو خریداری میں دلچسپی رکھتا ہو۔

(ب) (خریداری میں دلچسپی رکھنے والا) حصہ دار تمام فیسوں اور رجسٹریشن سے متعلق دوسرے ضروری اخراجات کا ذمہ دار ہوگا۔

(ج) مکان کی انشورنس کی قسطیں بھی وہی ادا کرے گا۔

(د) سالانہ کرایہ کے حساب کا طریقہ بھی وہی وضع کرے گا۔

جائیداد کی قیمت پوری نہ ہونے کی صورت میں اس کے اخراجات و حقوق پورے کرنے اور آڈٹ کے اخراجات کی ذمہ داری بھی اس کی ہوگی۔ اس سلسلہ میں سیر حاصل بحث و تحقیق کے بعد مندرجہ ذیل امور پر اتفاق رائے ہوا۔۔۔۔۔

(الف) بلاشبہ مکان کی رجسٹریشن حصہ دار کے نام پر اعتماد کی بنیاد پر کروانا شرعاً جائز ہے اور یہ رجسٹریشن شراکت کے معاہدے سے ٹکراتی نہیں ہے بالخصوص جبکہ یہ طے ہے کہ خریدار مکان کے استعمال کا حق اس وقت تک رکھتا ہے جب تک اس کی مکمل ملکیت ثابت نہیں ہو جاتی اور اس سلسلہ میں یہ دلیل دی گئی کہ رجسٹریشن دراصل اس کی مستقبل میں (مکمل) ملکیت کو یقینی بنانے کے لیے رہن کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ دوسرے حصہ دار کے ساتھ طے شدہ شرائط پر کی گئی ہے۔

(ب) بلاشبہ رجسٹریشن فیس، جائیداد کا سروے اور ٹکٹوں کی فیس وغیرہ پر آنے والے اور مشترکہ جائیداد سے متعلقہ دیگر اخراجات دونوں حصہ داران کے اتفاق سے خریدار حصہ دار کے ذمے طے کر لینا جائز ہے۔ خاص طور پر جب یہ بھی واضح ہو کہ آخر میں وہ اکیلا ہی مالک بن جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) جہاں تک انشورنس کا تعلق ہے اس کی اصل تو یہی ہے کہ دونوں شریک حصہ داران اس کی اقساط ادا کریں کیونکہ یہ مشترکہ ملکیت میں جمع ہوتی ہے اور بنک کے لیے یہ ممکن ہے کہ کرایہ طے کرتے وقت اپنے حصہ کے مطابق انشورنس کے اخراجات پورے کرنے کے لیے ایک مناسب رقم سے صرف نظر کرے (یعنی کرایہ میں کٹوا دے)

(د) ملکیتی حصہ داری کی بنیاد "الغنم بالغرم" حقوق وواجبات میں برابری پر قائم ہے اور یہ ملکیت میں حصہ کے مطابق طے ہوں گے۔ (یعنی جتنا حصہ ہوگا اتنے ہی حقوق وفرائض بھی طے ہوں گے) کیونکہ فقہ اسلامی کا اصول ہے کہ "الخراج بالضمان" یعنی جتنا کوئی لے گا اتنا ہی دے گا۔ اگر آڈٹ کے وقت خسارہ کے پیش نظر قانونی Setup بنک کے عدم پھیلاؤ کا متقاضی ہو تو اس وقت فارمولا میں تبدیلی کرنا ہوگی اور اسطرح طریقہ کار کی ترتیب حسب ذیل ہوگی:

۱۔ بنک اور خریدار حصہ دار مکان کی خریداری میں متفقہ شرائط پر شریک ہوں گے۔

۲۔ بنک اپنا حصہ دوسرے حصہ دار کو اس بنیاد پر فروخت کر دے گا کہ مکمل قیمت ملنے تک وہ اس مکان کے استعمال کے حق میں حصہ دار رہے گا۔

۳۔ بنک مکان کے استعمال کا سالانہ کرایہ وصول کرے گا اور اس کی مقدار مکان کی خریداری میں اس کے حصہ کی نسبت سے طے ہوگی۔

۴۔ اگر خریدار حصہ دار اقساط کی ادائیگی میں ناکام رہے تو بنک کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ معاہدہ کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے حصہ کی بقیہ رقم زبردستی حاصل کرے جیسا کہ رہن کے جبری نفاذ کے طریقہ کار میں ہوتا ہے۔ یا بنک دوسرے حصہ دار کی مرضی سے معاہدہ بیع کو فسخ کر دے اور مکان کا خود مالک بن کر حصہ دار سے لی گئی سابقہ رقم اسے واپس لوٹا دے اور اس طرح یہ اقالہ * تصور ہوگا۔ (اس شق نمبر ۳ پر کثرت رائے سے فیصلہ ہوا)

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۴)

---

* اقالہ فقہ اسلامی میں دو حضرات خریدار اور فروخت کار کا وہ معاہدہ کہلاتا ہے جس کے تحت وہ باہمی رضامندی سے معاہدہ بیع کو ختم کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۰) رہائش گاہ کے کاغذات

سوال: اگر میں رہائش گاہ بنانے کی غرض سے زمین خریدوں اور کوئی شخص اس زمین کے ایک حصہ میں میٹر کے حساب سے شریک ہوجائے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ میری رہائش گاہ بننے پر اس رہائش گاہ سے ایک فلیٹ (ملکیت کے طور پر) حاصل کرے گا۔۔۔۔ تو کیا ایسا کرنا شرعی طور پر جائز ہوگا ؟

جواب: شرکاء سیمینار کی رائے میں اس طریقہ کار میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر عمل کرنا منع کیا گیا ہو لہذا یہ شرعاً جائز ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہشتم

گارنٹی لیٹر

(۳۱) گارنٹی لیٹر جاری کرنے کا معاوضہ

سوال: کیا کسی بنک کے لیے گارنٹی لیٹر جاری کرنے کا معاوضہ لینا جائز ہے؟ خواہ یہ معاوضہ اس اجرت کی صورت میں ہو کہ جو ایک ایجنٹ کو کسی کام کروانے کے عوض دی جاتی ہے یا اس صورت میں ہو کہ بنک اکاؤنٹس کی شکل میں زیادہ مال حاصل کرتا ہے۔

جواب: اس موضوع پر سوال و جواب کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ گارنٹی لیٹرز کے سلسلہ میں بنکوں کے طریقہ کار کو مزید study کرنے کی ضرورت ہے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۲)

(۳۲) گارنٹی لیٹر کی کیفیت اور اس پر معاوضہ کے حصول کے جواز کی حدود۔

سوال: مندرجہ ذیل موضوعات کے بارے میں کیا رائے ہے

۱۔ بنک گارنٹی لیٹر اور اس پر معاوضہ کے جواز کی حدود۔

۲۔ کیا گارنٹی لیٹر کا مفہوم وہی ہے جو فقہ میں کفالہ کا مفہوم ہے۔ جس میں ادائیگی کی ذمہ داری مطالبہ کیے جانے کی ذمہ داروں میں ضم ہو جاتی ہے یا اسکی حیثیت ایجنٹ کی ہوتی ہے کہ جو مقررہ مدت میں رقم کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوتا ہے (باعث بنتا ہے)؟

۳۔ اگر بنک گارنٹی لیٹر کی حیثیت کفالہ (فقہی گارنٹی) Guardianship کی ہو تو یہ ایک رضاکارانہ طور پر بغیر معاوضہ کے کیا جانے والا کام ہے۔ کیا اس صورت میں بغیر معاوضہ کیے جانے والے کام کو معاوضہ لینے والے کام میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مفتی حضرات اطاعت گزاری والے کاموں مثلاً قرآن اور نماز پڑھانے کی اجرت کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- اگر بنک گارنٹی لیٹر کی حیثیت ایجنسی کی ہو تو کیا ایجنٹ کے لیے قیمت کی مقدار کی نسبت سے معاوضہ لینا جائز ہے، جیسا کہ وکالت اور دلالی میں ہوتا ہے؟ *

جواب: بنک گارنٹی لیٹرز کا جواز صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جس چیز کے بارے میں گارنٹی لیٹر طلب کیا گیا ہے اس چیز کے بارے میں گارنٹی دینی شرعاً جائز ہو۔

۲- اگر بنک گارنٹی لیٹر مکمل نقدی سے متعلق نہ ہو تو اسکی حیثیت کفالہ کی ہو گی اور اس پر اسی کے احکام لاگو ہوں گے اور اگر اس میں تمام نقدی کی ذمہ داری بنک پر ڈالی گئی ہو تو اس کی صورت یہ ہو گی۔ وہ شخص جس کی گارنٹی دی گئی ہے اس کی طرف سے بنک ایجنٹ تصور ہو گا اور وہ شخص جس کو گارنٹی دی گئی ہے اس کے لیے یہ کفالہ کی حیثیت سے ہو گا۔

۳- بنک کے لیے یہ جائز ہو گا کہ تمام حالات میں اپنی کوششوں اور کام کے بدلہ میں معاوضہ حاصل کرے اور یہ معاوضہ اس رقم (جسکی گارنٹی دی گئی ہے) کی نسبت سے طے کرنا ضروری نہیں۔

۴- جہاں تک اس گارنٹی لیٹر کا تعلق ہے کہ جس میں مکمل رقم کی گارنٹی نہیں دی گئی ہوتی اور جس پر بنک معاملہ کر رہے ہیں۔ اس پر کمیٹی نے غور کے بعد (کثرت رائے سے) یہ طے کیا ہے کہ اس کو مزید study کرنے اور اس سلسلے میں مختلف حالات میں رائج طریقہ کار اور فارمولا جات کو جاننا ضروری ہے۔ یہ فارمولاجات بنکار حضرات سے سیمینار میں پیش کرنے کا کہا گیا ہے۔ بنک گارنٹی لیٹر جدہ میں انسٹی ٹیوٹ آف اسلامی فقہ کے تحت زیر تحقیق ہے اور آئندہ مرحلہ کی منصوبہ بندی میں شامل ہے۔

(تیسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱)

---

* اس کی عملی صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر کوئی فرد قرض کے معاملہ میں مقروض پر اعتماد نہ کرتا ہو تو مقروض ایک تیسرے فرد کو ضامن کے طور پر پیش کرتا ہے اور یہ طے ہوتا ہے کہ اگر مقروض قرض واپس نہیں کرتا تو ضامن ذمہ دار ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نہم

زکوٰۃ

(۳۴) زرعی پیداوار پر زکوٰۃ

سوال: البرکہ نے کئی زرعی پراجیکٹس بطور کاروبار شروع کر رکھے ہیں اور زمین کی اصلاح اس کو قابل کاشت بنانے اور اس سے بہتر فصل اگانے کے لیے اس پر کافی خرچ کرنا پڑتا ہے ان اخراجات کی کٹوتی کی کیا حدود ہیں۔ کیا زکوٰۃ کے اصل حکم کے مطابق یہاں بھی عشر اور نصف عشر (نہری زمین کی صورت میں) والا حکم لاگو کرتے ہوئے زکوٰۃ کاٹی جائے گی۔

جواب: اس سلسلہ میں کافی مفید بحث و مباحثہ کے بعد مندرجہ ذیل تین نقطہ ہائے نظر سامنے آئے ہیں:-

۱- تمام اخراجات کا حساب لگانے کے بعد جو بچ جائے اس میں سے عشر اور نصف عشر نکالا جائے۔

۲- اخراجات کا حساب لگائے بغیر تمام پیداوار میں آسمانی پانی سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار سے عشر اور جو زمین آلات سے سیراب ہو اس سے نصف عشر نکالا جائے۔

۳- تیسرا حصہ محصول کے طور پر نکال لیا جائے اور جو باقی بچے اس میں آبپاشی کے حساب سے زکوٰۃ نکال لی جائے۔

شرکاء اس نتیجہ پر پہنچے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے قبل اخراجات کی کٹوتی اس حساب سے ہو کہ یہ ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔ اس کے بعد زکوٰۃ کا حساب لگایا جائے اور آسمانی پانی سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار پر عشر اور آلات کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار پر نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) زکوٰۃ عائد کی جائے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۵) چار پاؤں والے جانوروں پر زکوٰۃ

سوال: مختلف مقاصد کے لیے ملکیت میں رکھے ہوئے چوپاؤں کی زکوٰۃ کس طرح کاٹی جائے گی؟

جواب: شرکاء سیمینار نے مختلف مقاصد کے تحت رکھے گئے مویشیوں کے بارے میں جمہور فقہا کی رائے کے مطابق کہا کہ معلوفہ * پر زکوٰۃ عائد نہیں کی جائے گی اور دیگر مویشیوں کی اقسام حسب ذیل ہوں گی:-

اول- ایسے مویشی جو فروخت کے نقطہ نظر سے رکھے جائیں۔ شرکاء کی متفقہ رائے کے مطابق ان مویشیوں پر اموال تجارت کی طرح زکوٰۃ عائد کی جائے گی۔

دوم- ایسے مویشی جو دودھ اور اس سے تیار کی جانے والی اشیاء کے حصول کے نقطہ نظر سے رکھے جائیں۔ اس سلسلہ میں تین آراء سامنے آئیں"۔

(الف) (دودھ سے حاصل ہونے والی) اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والا بنیادی مواد اور اس سے متعلقہ ضروری لوازمات کا حساب لگا کر عشر کا ایک چوتھائی زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ مگر اس سلسلہ میں مستقل نوعیت کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔

(ب) (دودھ سے حاصل ہونے والی) اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والا وہ بنیادی مواد جو تیاری کے بعد فروخت کیے جانے کے نقطہ نظر سے خریدا گیا ہو اس کا حساب لگا کر اس میں سے خام مال کی طرح زکوٰۃ نکالی جائے گی اور ایسے مال پر زکوٰۃ نہیں کاٹی جائیگی جو پیداوار پر بظاہر کوئی اثر نہیں رکھتا اور جو محنت اور تیاری کے عمل سے زیادہ ہو جائے کیونکہ محنت اور ملازمت پر زکوٰۃ عائد نہیں کی جا سکتی۔

(ج) پیداوار پر آنے والے اخراجات منہا کرنے کے بعد زرعی پیداوار پر زکوٰۃ پر قیاس کرتے ہوئے عشر (۱/۱۰) زکوٰۃ کے طور پر ادا کیا جائے گا۔ یا اخراجات کا حساب لگائے بغیر نصف عشر (۱/۲۰) زکوٰۃ کے طور پر نکالا جائے گا۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۷)

---

* ایسے جانور جن کی پرورش خود کی جاتی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۶) بنک کھاتہ داروں کے اموال پر زکوٰۃ

سوال: بنک کھاتہ داروں کے بنک میں موجود اموال سے زکوٰۃ کیسے کاٹی جائے گی؟

جواب: شرکاء سیمینار کا اس سلسلہ میں اسلامی بنکوں کے لیے یہ مشورہ ہے کہ وہ اپنے کھاتہ داروں کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے قبل کھاتوں میں جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ کی مقدار جاننے کا موقع فراہم کریں اور یہ کہ اس سلسلہ میں زکوٰۃ کی کٹوتی اصل رقم اور منافع پر ایک ساتھ ہوگی۔

اسی طرح اسلامی بنکوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ کھاتوں میں جمع رقم کی نوعیت کی وضاحت بھی کریں کہ آیا وہ زراعت کے کھاتہ میں لگائی گئی رقم ہے یا صنعت یا تجارت میں اور ان کی نسبت بھی بیان کرے (کہ کس کھاتہ میں کتنی نسبت سے رقم لگائی گئی ہے) تاکہ کھاتہ دار کو اطمینان ہوسکے کہ اس کے مال پر کاٹی گئی زکوٰۃ کی مقدار بالکل ٹھیک اور درست ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ بنک رقم کو تجارتی رقم سمجھ کر تمام رقم پر اسی حساب سے مجموعی طور پر زکوٰۃ عائد کر دے (کیونکہ ایسا کرنا اس کے لیے شرعاً جائز نہیں ہوگا)

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۷)

(۳۷) زیر نفاذ منصوبوں پر زکوٰۃ

سوال: زیر نفاذ منصوبوں پر زکوٰۃ کیسے کاٹی جائے گی؟

جواب: شرکاء سیمینار نے کافی غور و خوض کے بعد یہ رائے قائم کی کہ زیر نفاذ منصوبے اگر کاروباری نقطہ نظر اور کرایہ کے حصول کی غرض سے ہوں تو ان منصوبوں کے مکمل ہونے تک ان پر کوئی زکوٰۃ نہ ہوگی۔ جب منصوبے مکمل ہو جائیں اور ان سے آمدنی حاصل ہونے لگے تو اس آمدنی کو اس کے مالک کے دیگر مال میں جمع کر کے اس پر زکوٰۃ عائد کی جائے گی۔

اگر منصوبے فروخت کرنے کے نقطہ نظر سے تیار کیے جائیں تو ان پر بھی مکمل ہونے تک کوئی زکوٰۃ نہ ہوگی مگر جو منصوبے فروخت کے قابل ہو جائیں ان پر ان کی قیمت کے حساب سے زکوٰۃ عائد ہوگی۔ اور (یہ بات قابل ذکر ہے کہ) ان تمام حالات میں منصوبوں پر خرچ کی جانے والی مخصوص کردہ رقم میں سے اس رقم پر زکوٰۃ عائد ہوگی جو ابھی خرچ نہ ہوئی ہو۔ لیکن اگر کسی منصوبہ پر کام بند ہوجائے اور اسے فروخت کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے پیش کر دیا جائے تو اس پر تجارتی مال کے حساب سے زکوٰۃ عائد کی جائے گی۔
(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۲)

(۳۸) ایسی چیز (مکان وغیرہ) پر زکوٰۃ جو کرایہ سے ملکیت میں منتقل ہونے والی ہو۔
شرکاء سیمینار نے ایسی کرایہ والی چیزوں کے بارے میں تبادلہ خیال کیا کہ جو معاہدہ کے مطابق ایک طے شدہ مدت کے بعد کرایہ سے ملکیت میں تبدیل ہونے والی ہوں اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان چیزوں کے کرایہ کو مالک کے دیگر مال کے ساتھ جمع کر کے زکوٰۃ کاٹی جائے گی۔ اور اگر ان چیزوں کو فروخت کرنے کی نیت نہ ہو تو پھر ان چیزوں کی قیمت پر کوئی زکوٰۃ نہ ہوگی۔ مگر جب ان کی مدت ختم ہو جائے تو ایسا ہو سکے گا (یعنی جب واضح طور پر ان کی بیع ہو چکی ہو) کیونکہ کرایہ کی مدت کے دوران ان چیزوں کو تجارتی مال نہیں سمجھا جائے گا۔
(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دہم

کرنسی پر معاہدے

(۳۹) مختلف اجناس کی کرنسی کی، معاہدہ کے وقت والی قیمت پر خریداری کا معاہدہ

سوال: ایسے معاہدوں کے بارے میں کیا رائے ہے کہ جن میں مختلف قسم کی کرنسی (یعنی ایک کرنسی کو دوسری کے بدلے) خریدنا طے کیا گیا ہو اور اس کی قیمت تو معاہدہ کے وقت والی قیمت کے مطابق طے پائی ہو مگر ان دونوں کی ادائیگی بعد میں ہونا طے پائی ہو تاکہ مستقبل میں جب کرنسی کا یہ تبادلہ ہو تو اس وقت دونوں طرف سے نقد ادائیگی ہو ایسے معاہدہ کو لازمی قرار دینے اور غیر لازم قرار دینے کے بارے میں بتائے؟

جواب: ایسے معاہدے اگر دونوں اطراف کے لیے لازمی ہوں تو وہ اس عمومی حکم کے تحت آتے ہیں کہ جس میں قرض کے بدلے قرض کی فروخت سے منع کیا گیا ہے لہذا اس صورت میں یہ جائز نہ ہو گا لیکن اگر یہ معاہدہ دونوں اطراف کے لیے لازمی نہ ہو تو ایسی صورت میں یہ جائز ہے۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۳)

(۴۰) کرنسی کی تبدیلی کا معاہدہ

سوال: کرنسی کی تبدیلی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کویت میں مارچ ۱۹۸۳ء کو اسلامی بنکاری پر ہونے والی دوسری کانفرنس کے فیصلے اس رائے کو مزید پختہ کر دیتے ہیں کہ کرنسی کی فروخت اگر مستقبل میں ادائیگی کی شرط پر طے ہو اور یہ دونوں اطراف کے لیے لازم نہ ہو تو یہ جائز ہے (یہ اکثریت کی رائے ہے) مگر معاہدہ لازمی ہونے کی صورت میں یہ معاملہ شرعاً جائز نہ ہو گا۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۱) کسی بنک کا اپنے کھاتہ داروں کے لیے مستقبل میں دوسری کرنسی خریدنے کا طریقہ کار طے کرنا۔

سوال: کیا کسی بنک کے لیے اپنے کھاتہ داروں کے لیے دوسری کرنسی ایڈوانس خریدنے کا طریق کار طے کرنا جائز ہے؟

جواب: کسی بنک کے لیے اس قسم کا معاملہ کرنا نہ تو بلاواسطہ اور نہ بالواسطہ طور پر جائز ہے کیونکہ یہ شرعاً منع ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارھواں باب

عقود (خرید و فروخت) کے معاہدے

(۴۲) کیا اصل میں عقود جائز ہیں یا حرام۔

سوال: کیا یہ ضروری ہے کہ جدید قسم کے عقود فقہ اسلامی میں بیان کردہ عقود کے خاص ناموں کے ساتھ ہوں یا صرف ان کو فقہ کے بنیادی قواعد کی روشنی میں دیکھا جائے اور اگر وہ کسی نص یا اجماع سے نہ ٹکراتے ہوں تو انھیں حلال سمجھا جائے خواہ (وہ عقود) کسی بھی نام کے ساتھ ہوں؟

جواب: فقہ اسلامی قرآن و سنت کی بنیاد پر راجح رائے کے مطابق اصل میں تمام عقود اور ان کی شرائط جائز ہیں جب تک شریعت نے ان سے منع نہ کیا ہو یہ رائے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد امام ابن قیم نے بعض آئمہ کے اقوال کی روشنی میں اختیار کی ہے۔ اس بنیاد پر کوئی بھی جدید معاہدہ جس پر فقہ اسلامی نے کوئی رائے نہ دی ہو شرعاً قابل قبول ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس سے متصادم نہ ہو۔ اس کا تعلق عام لوگوں کی بھلائی سے ہو اور اس میں (عام لوگوں کے لیے) کوئی نقصان نہ ہو۔ فقہ اسلامی میں مختلف ادوار میں سامنے آنے والے نئے عقود کو نام دیے گئے ہیں اور ان کے احکام بھی بتائے گئے ہیں۔ مثلاً عقد الحکر* عقد الاجارتین اور بیع الوفاء۔**

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱)

www.KitaboSunnat.com

---

* ذخیرہ اندوزی

** بیع الوفاء (A mortgage conditional sale)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہواں باب

ادائیگی قرض میں تاخیر پر جرمانہ

(۴۳) ایسے مقروض (کا معاملہ) جو طے شدہ وقت پر قرض ادا نہ کرے۔

سوال: اسلامی بنک کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ مقروض کے لیے ضمنی طور پر یہ شرائط طے کرے کہ اگر وہ وقت پر قرض ادا نہیں کرے گا تو اسے اضافی رقم ادا کرنی ہوگی اور بالخصوص جب بنک یہ اضافی رقم نیکی اور بھلائی کے کاموں پر خرچ کرنے کے ارادے سے حاصل کرنا چاہتا ہو؟

جواب: یہ جائز نہیں ہے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۳)

(۴۴) ٹال مٹول کرنے والا صاحب حیثیت مقروض

سوال: کیا ٹال مٹول کرنے والے صاحب حیثیت مقروض کو اس بات کا پابند کیا جا سکتا ہے کہ وہ قرضخواہ کو ادائیگی میں تاخیر کا معاوضہ ادا کرے۔

جواب: (الف) ٹال مٹول کرنے والے ایسے مقروض کو جو ادائیگی کی طاقت رکھتا ہو اگر (جان بوجھ کر) بلا عذر شرعی تاخیر کر دے اس بات کا پابند کیا جا سکتا ہے کہ وہ قرض دہندہ کے اس نقصان کا معاوضہ ادا کرے جو ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے ہوا ہے۔ کیونکہ اس قسم کے مقروض کو ظالم کہا گیا ہے۔ اس کے بارے میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے "مطل الغنی ظلم" صاحب حیثیت (مقروض) کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ لہذا وہ ایک غاصب کی طرح ہے کہ جس کے بارے میں فقہاء نے کہا ہے کہ وہ غصب شدہ مال کی واپسی کے ساتھ اس عرصہ میں اس مال سے ہونے والا منافع بھی ادا کرے گا۔ یہ اکثریت کی رائے کے مطابق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مصالح مرسلہ* کے تحت اس فرد پر جرمانہ عائد کیا جائے اور اسے فلاحی منصوبوں پر خرچ کیا جائے۔

(ب) اس سے اتنا معاوضہ** (قرض کے علاوہ) لیا جائے گا کہ جو اس مال سے عام طور پر اس مدت کے دوران کسی جائز کاروبار میں لگانے سے ہو سکتا تھا۔

(ج) قرضدار اور مقروض کے درمیان آغاز معاہدہ سے ایسا کوئی معاوضہ طے کرنا جائز نہیں ہے تاکہ یہ سودی راستہ کھولنے کا ذریعہ نہ بن جائے۔

(تیسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲)

(۴۵) اقساط نفع کی ادائیگی میں تاخیر سے پیدا ہونے والے نقصان کا معاوضہ

سوال: کیا اقساط نفع کی ادائیگی میں تاخیر سے پیدا ہونے والے نقصان کا معاوضہ لینا جائز ہے؟

جواب: کمیٹی نے ترکی میں منعقد ہونے والے تیسرے البرکہ سیمینار سے اکثریت کی رائے کے مطابق جاری ہونے والے اس فتویٰ کو غور سے سنا جس میں اس معاوضہ کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس فتویٰ سے کئی مزید سوالات سامنے آئے۔ اور کمیٹی نے اس سلسلہ میں بعض بنکوں کے مینیجرز سے اس کی تفصیل بھی سنی اور کمیٹی کے بعض ارکان نے اس (فتویٰ) کو valid قرار دیا جبکہ بعض ارکان نے اسے Reconsider کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد یہ طے ہوا کہ اسے مزید تحقیق کے لیے آئندہ سیمینار تک ملتوی کر دیا جائے اور اس سلسلہ میں نئے Research papers تیار کروائے جائیں۔

(پانچواں البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۴)

(۴۶) ٹال مٹول کرنے والے مقروض حضرات پر جرمانہ

سوال: کیا ایسے مقروض حضرات پر جرمانہ عائد کرنا جائز ہے جو ادائیگی کی طاقت رکھتے ہوں اور جان بوجھ کر تاخیر کر دیں؟

---

* مصالح مرسلہ فقہ کا ایک ایسا اصول ہے کہ جس کے تحت بنی نوع انسان کی بھلائی کے لیے کوئی چیز جائز یا ناجائز قرار دی جا سکتی ہے بشرطیکہ وہ شریعت کے دیگر اصولوں کے خلاف نہ ہو۔

** اس معاوضہ کی مقدار کا تعین عدالت کرے گی اور یہ کام کاروبار کے مشہور جائز طریقوں کے پیش نظر ماہرین کی رائے پر ہوگا۔ اور اگر قرضدار کے شہر میں غیر سودی کاروباری ادارے (مثلاً اسلامی بنک وغیرہ) موجود ہوں تو اس مدت کے حساب سے ان کے منافع کے مطابق معاوضہ کا تعین کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: ادائیگی کی طاقت کے باوجود ٹال مٹول کرنے والے مقروض پر جرمانہ عائد کرنا اس صورت میں جائز ہے کہ جب یہ رقم رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ ہو اور جب اس جرمانہ پر بلاواسطہ ٹیکس عائد کیے جائیں تو بنک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے رقم سے ادا کر دے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۸)

(۴۷) قرض حسنہ کی ادائیگی میں تاخیر پر جرمانہ ادا کرنے کا معاہدہ

سوال: کیا قرض حسنہ کی ادائیگی میں تاخیر پر جرمانہ عائد کرنا جائز ہے؟

جواب: قرض حسنہ کی ادائیگی میں تاخیر پر جرمانہ عائد کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر قرض حسنہ کا معاملہ بنکوں کے مابین ہو اور ایسی صورت میں تاخیر ہو جائے۔ تو ہر قرضدار بنک دوسرے (مقروض) بنک سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ وہ اتنی مدت تک اس کے غیر سودی اکاؤنٹ میں رقم جمع کروائے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرہواں باب

سودی منافع جات

(۴۸) سودی اور غیر سودی دونوں طریقوں سے معاملہ کرنا

سوال: کسی ملک کی حکومت اپنے اطمینان کے لیے غیر سودی نظام کے مکمل نفاذ تک اگر بنکوں کے لیے یہ شرط عائد کر دے کہ وہ دونوں سودی اور غیر سودی طریقوں سے لین دین کریں گے تو کیا یہ جائز ہوگا۔ اور یہ اس بنیاد پر ہوگا کہ بنک ایک اکاؤنٹ ان لوگوں کے لیے کھولے جو غیر سودی طریقہ سے معاملہ کرنا چاہتے ہوں اور دوسری طرف سودی اکاؤنٹ کھولے اور جو افراد اسے چاہتے ہوں انھیں اس اکاؤنٹ سے طے شدہ نسبت سے سود ادا کرے۔ خواہ ان تمام (سودی و غیر سودی) اکاؤنٹس سے حاصل ہونے والی رقم بنک نے جائز اسلامی طریقوں سے ہی کاروبار میں لگائی ہو۔ مگر بنک حسب ضرورت ان لوگوں کو طے شدہ سود ادا کرے اور جن لوگوں نے غیر سودی اکاؤنٹ میں مال جمع کروایا ہوا نھیں کاروبار سے ہونے والے منافع میں سے حصہ دے اس سلسلہ میں اگر بنک اکاؤنٹس (سودی و غیر سودی) میں عدم توازن پیدا ہوتا ہے تو بنک اسے دور کردے؟

جواب: سودی معاملہ شرعاً بالکل ناجائز ہے۔ سیمینار میں شریک ہونے والے فقہاء کی اسلامی بنکوں کے لیے وصیت ہے کہ وہ غیر اسلامی ممالک میں ایک یا ایک سے زائد اسلامی بنک قائم کرنے میں تعاون کریں اور ہر اس اسلامی بنک سے معاملہ و تعاون کریں جو پہلے سے قائم ہو یا مستقبل میں قائم ہونے والا ہو۔

(سیمینار کے فقہاء جناب شیخ صالح عبداللہ کی ان کوششوں کی تائید کرتے ہیں جو انھوں نے یورپ میں اسلامی بنک کے قیام اور اسے سودی نظام سے پاک رکھنے کے لیے کی ہیں)

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۹) سودی منافع سے ٹیکس کی ادائیگی

سوال: کیا ایسے سودی مال پر ٹیکس ادا کیا جا سکتا ہے جو غیر اسلامی ممالک میں موجود ہو اور وہیں سے کمایا ہو؟

جواب: مورخہ ۶ تا ۸ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ بمطابق ۲۱ تا ۲۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو کویت میں منعقد ہونے والی اسلامی بنکاری پر دوسری کانفرنس نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل سفارش کی ہے۔ (کانفرنس نے صاحب اموال مسلمانوں کو سفارش کی ہے کہ وہ پہلے نمبر پر اپنے مالوں کو صرف عرب ممالک اور اسلامی ممالک میں موجود اسلامی بنکوں اور کمپنیوں میں لگائیں اور دوسرے نمبر پر غیر اسلامی ممالک کے اندر اور جب ان مالوں سے سود کی شکل میں حرام کمائی حاصل ہو تو ان پر واجب ہے کہ وہ اسے حاصل کریں اور اسے مسلمانوں کی رفاہ عام میں خرچ کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کریں۔ اور اگر مسلمان اپنے اموال کو سودی بنکوں اور کمپنیوں میں سودی منافع کے امکان سے لگانے کا معاملہ جاری رکھتے ہیں تو ان کا یہ عمل شرعاً حرام تصور ہو گا)

کانفرنس کی اس سفارش کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حرام منافع پر جو ٹیکس عائد ہوتا ہے اس حرام مال سے اس کی ادائیگی جائز ہے۔ لیکن اگر کسی اور سرگرمی پر ٹیکس عائد ہوتا ہے تو اس کی ادائیگی ناجائز ہو گی۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۷)

(۵۰) ایسے علاقے میں بنک کا قیام، جس کے مقامی قوانین بنک کو کھاتہ داروں کے اصل مال کی گارنٹی دینے کا پابند کرتے ہوں (مثال کے طور پر البرکہ بنک لندن)

سوال: غیر اسلامی ممالک میں اسلامی بنک کے قیام اور اسے وہاں کے نافذ شدہ قوانین کے مطابق چلانے کے بارے میں کیا رائے ہے جبکہ ان قوانین کی رو سے بنک اس بات کا پابند ہو کہ وہ کھاتہ داروں کو اصل مال واپس کرنے کی گارنٹی دے۔

جواب: مسلمانوں کے لیے غیر ملکی قوانین کی پابندی کرنا اس وقت تک شرعاً جائز ہے جب تک وہ شریعت سے نہ ٹکراتے ہوں۔ جہاں تک البرکہ بنک لندن کا تعلق ہے اسے ابتدائی معاہدہ اور بنیادی نظام کے تحت اپنے کام کو اسلامی شریعت کی روشنی میں چلانے کا ڈیکلریشن ملا ہوا ہے۔ لہذا لندن میں البرکہ بنک کی تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر گرمیاں جائز ہیں اور یہ اس ملک کے قوانین اور نظم و نسق کی پابندی کے مطابق ہیں۔ علماء نے لندن میں البرکہ بنک کی موجودگی اور غیر اسلامی ممالک میں اس کی مسلمانوں کے لیے خدمات اور اسلامی بنکاری کی فکر کے فروغ اور اس کی خوبیوں کی اشاعت جیسی مصلحت کو دوسری مصلحت سے موازنہ کے بعد غالب مصلحت اسی کو سمجھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مصلحت کا تقاضا ہے کہ ایسا بنک اپنی سرگرمیاں جاری رکھے۔

جہاں تک بنکاری قانون کے تحت بنک پر اصل رقم واپس کرنے کی گارنٹی دینے کی پابندی کا معاملہ ہے اس سلسلہ میں علماء نے مندرجہ ذیل نکات اٹھائے ہیں:

(الف) ایسے ڈیپازٹس جو کسی بھی وقت نکلوائے جاسکتے ہوں (کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم) یہ تو اپنی نوعیت کے اعتبار سے ضمانت شدہ ہیں کیونکہ یہ نہ تو منافع میں شریک ہوں گے اور نہ ہی یہ مضاربہ کے طور پر لگائے جائیں گے بلکہ یہ تو بنک کو قرض کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت کے طور پر دیئے گئے ہیں اور انھیں حسب مطالبہ واپس کرنا لازمی ہوتا ہے۔

(ب) جو ڈیپازٹس بنک کو کاروباری نقطہ نظر سے دیئے جاتے ہیں ان کی ضمانت یا گارنٹی کے لیے مندرجہ ذیل صورتیں دی گئی ہیں:

- ڈیپازٹس میں جمع شدہ مال کے لیے انشورنس کے سہارے کا استعمال
- مشترکہ ٹھیکہ پر قیاس کرتے ہوئے مشترکہ مضارب کی گارنٹی کے اصول کے نفاذ پر غور
- مال کو مضاربہ مقیدہ کی بنیاد پر طے شدہ محدود کاروبار میں لگانا۔
- کسی تیسری پارٹی جو کہ مال میں عامل کی حیثیت نہ رکھتی ہو، سے ضمانت لینے کا سہارا استعمال کرنا۔ (مثال کے طور پر البرکہ جدہ)

تمام علماء کا اس پر اتفاق تھا کہ یہ معاملہ ابھی مزید تفصیلات اور مطالعہ طلب ہے اور یہ کہ جب تک شرعی قابل قبول حل نہیں نکل آتا اس وقت تک قانون کے مطابق جو معاملہ اسے درپیش ہو اس پر عمل کرنا جائز ہوگا۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۱) کیا ربح (منافع) اور عائد (return) کی بجائے فائدہ (interest) کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے جبکہ یہ فائدہ بنک ملازمین کی بعض مالی ذمہ داریوں کو ختم کر دیتا ہو۔

سوال: کیا ربح یا عائد کی بجائے اس کی حقیقت تبدیل کیے بغیر مغربی ممالک میں deposits میں اضافہ کی بنیاد پر مختلف اطراف سے ملنے والی بعض مالی سہولتیں حاصل کرنے کی غرض سے فائدہ کا لفظ استعمال کرنا ممکن ہے؟

جواب: شرکاء سیمینار نے ان بعض مالی قانونی سہولتوں کا بغور جائزہ لیا جو برطانیہ میں ٹیکس کا نظام بنک ملازمین کو ادا کردہ Deposits یا حاصل کردہ Deposits کی بنیاد پر دیتا ہے۔

معاملات کی بنیاد چونکہ اس فقہی قاعدہ پر ہے کہ جس میں کہا گیا ہے کہ "العبرة فی العقود للمقاصد والمعانی لا للالفاظ والمبانی۔"

عقود کی بنیاد مقاصد و معانی پر ہے نہ کہ الفاظ اور مبانی پر لہذا اس قاعدہ کی رو سے متفقہ طور پر یہ رائے سامنے آئی کہ ربح یا عائد کے بجائے فائدہ کا لفظ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو کہ شریعت کے حرام کردہ ربا میں داخل نہیں۔ بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل امور پر اتفاق کیا گیا۔

(اگرچہ فائدہ اپنے اصطلاحی بنکاری استعمال کے اعتبار سے عین حرام ربا ہے خواہ یہ ادا کیا جائے یا لیا جائے۔ خواہ یہ پیداواری مقاصد کے لیے ہو یا ضروریات پوری کرنے کی غرض سے۔ اس کے باوجود البرکہ بنک لندن کے ملازمین نے deposits میں اضافہ پر ملنے والی سہولتیں حاصل کرنے کی غرض سے فائدہ کا لفظ استعمال کرنے کی بابت جو پوچھا ہے اس میں کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ اس سارے معاملہ میں یہ چیز پیش نظر رہے کہ فائدہ کا وہی مفہوم لیا جائے گا جو مفہوم اوپر استعمال ہوا ہے۔ نہ کہ وہ مفہوم جو بنک کی جانب سے کھاتہ داروں کے لیے جاری ہونے والے Model of tax deed aratin یا مختلف اکاؤنٹس کی بنیاد پر مختلف سرٹیفکیٹس کے لیے لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر معاملہ کی مکمل صورت تبدیل کر دینا مقصود ہو جیسا کہ فائدہ کی بنیاد پر قرض لینا یا قرض دینا تو یہ بالکل جائز نہیں ہے

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۲) روزانہ ڈیپازٹ جمع کرانے کا متبادل طریقہ

سوال: اگر ایک شخص اپنی بچت میں سے روزانہ اپنے کھاتہ میں رقم جمع کرواتا ہے اور روزانہ نکلواتا ہے تو کیا اس شخص کو ماہانہ جمع کروائی گئی رقم کے اوسط پر ضروری پابندیوں کے ساتھ منافع دینا جائز ہوگا؟

جواب: شرکاء نے اس تجویز پر غور و خوض کے بعد کثرت رائے سے فیصلہ دیا کہ ماہانہ جمع کروائی گئی رقم کے اوسط پر منافع دینا جائز ہے اور یہ منافع نسب کے حساب سے ہوگا۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۰)

(۵۳) سودی مالی اداروں میں حصہ داری:

سوال: کیا ایسے اداروں میں مالی حصہ داری جائز ہے جو سود کی بنیاد پر کام کرتے ہوں مگر (جس کام میں روپیہ لگایا گیا ہے) وہ کام شرعاً جائز ہو؟

جواب: شرکاء سیمینار نے بحث و تمحیص کے بعد سودی اور غیر سودی اداروں میں اس نقطہ نظر سے جائز کام پر روپیہ لگانے کے بارے میں یہ رائے دی کہ اگر متعلقہ کام کے سلسلہ میں شریعت کے احکام کی پابندی کی ضمانت مل جائے تو ایسے کام میں رقم لگانے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

جہاں تک ایسے اداروں کے ساتھ کلی یا جزوی ضمانت کے بعد حصہ داری کا تعلق ہے تو یہ ناجائز کاموں میں حرام ہے کیونکہ شرعاً ناجائز کام کی گارنٹی یا سرپرستی شریعت میں جائز نہیں ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۳)

(۵۴) ایسی کمپنیوں کے ساتھ شراکت جو سودی لین دین کرتی ہوں۔

سوال: کیا غیر منقولہ جائیداد کی خریداری کے لیے نصف حصہ داری کی بنیاد پر کسی ایسی کمپنی میں شراکت جائز ہے جو ربا پر لین دین کرتی ہو مگر اس میں ہر شریک کے لیے اپنے حصہ کو آزادانہ استعمال کرنے کا حق ہو؟

جواب: غیر منقولہ جائیداد کی نصف حصہ داری پر خریداری میں کسی ایسی کمپنی کے ساتھ شراکت جو ربا پر معاملہ کرتی ہو مگر ہر حصہ دار کو اپنے حصہ کو آزادانہ استعمال کا حق دیتی ہو کا معاملہ سیمینار کے شرکاء کی رائے میں جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھواں باب

مضاربہ

(۵۵) مضاربہ کے اصل زر (capital) سے فی صد نسبت کی ادائیگی

سوال: کیا رب المال کے لئے اپنے مضارب سے عقد مضاربہ کے معاوضہ کے طور پر فی صد نسبت کی بنیاد پر اصل زر کے علاوہ طے شدہ رقم کا مطالبہ کرنا جائز ہے خواہ پراجیکٹ سے نفع ہو یا نقصان؟

جواب: ایسا عقد مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے ناجائز ہے:

(۱) اس میں چونکہ اصل زر (Capital) کی ضمانت طلب کی گئی ہے اور مضارب کو امین سمجھ کر اعتماد کیا جاتا ہے اور اسے صرف کسی زیادتی یا کوتاہی کی صورت ہی میں ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اس سے اصل زر کی ضمانت لینا جائز نہیں۔

(۲) اگر مضاربہ کے عقد میں رب المال کی طرف سے مضارب کے ذمہ یہ شرط عائد کر دی جائے کہ وہ طے شدہ رقم بطور منافع ادا کرے گا تو یہ شرط عقد کو فاسد کر دے گی کیونکہ اس سے نفع میں شرکت کے اصول کی نفی ہوتی ہے۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲)

(۵۶) ایسے عقود مشارکہ و مضاربہ جن میں مضارب پر یہ لازمی ہو کہ وہ اصل زر کی نسبت سے طے شدہ رقم بنک کو ادا کرے گا۔

سوال: اگر مضارب کو اس بات کا پابند کر دیا جائے کہ وہ اصل زر کی نسبت کے حساب سے نفع کی طے شدہ مقدار بنک کو ادا کرتا رہے گا اور بالآخر اس کو حساب کر کے ایڈجسٹ (ajust) کر لیا جائیگا تو کیا اس سلسلہ میں شریعت منع تو نہیں کرتی؟

جواب: بنک کی طرف سے مضارب کو اس بات کا پابند کرنا کہ وہ اصل زر کی نسبت سے مقررہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافع کی مقدار اسے ادا کرتا رہے اور بعد میں اس کا حساب کر لیا جائے گا (حقیقی منافع کے مطابق اسے adjust کر لیا جائے گا) ناجائز نہیں ہے بشرطیکہ بنک خسارہ ہونے کی صورت میں اس خسارہ کو برداشت کرنے کی ذمہ داری لے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۹)

(۵۷) رب المال کی طرف سے مضارب پر یہ شرط عائد کرنا کہ وہ صرف ایک خاص منافع دینے والے مال کی تجارت ہی کرے گا۔

سوال: اگر رب المال کی طرف سے مضارب پر یہ شرط عائد کر دی جائے کہ وہ صرف ایک خاص منافع دینے والے مال کی تجارت ہی کرے گا (جسے منڈی کی اصطلاح میں مقررہ حد تک منافع دینے والا کہتے ہیں) تو کیا یہ جائز ہو گا؟

جواب: مضاربہ میں ایسی شرط لگانا شرعاً جائز ہے اور اس کا پورا کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ مضاربہ مقیدہ کے تحت رب المال کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مضارب پر ایسی شرط عائد کر دے۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۳)

(۵۸) اس بات پر اتفاق کہ ایک حد سے زیادہ ہونے والا منافع مضارب کا حصہ ہو گا۔

سوال: اگر رب المال مضارب کے ساتھ اس بات پر متفق ہو جائے کہ مثال کے طور پر اگر منافع ۱۵ ٪ سے زیادہ ہوا تو وہ زیادہ ہونے والا منافع مضارب کے حصے میں آئیگا؟

جواب: یہ شرط جائز ہے کیونکہ منافع کی تقسیم طے شدہ نسبت سے ہوتی ہے اور نقصان کی صورت میں خسارہ برداشت کرنا رب المال کے ذمہ ہوتا ہے۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۴)

(۵۹) مضارب کی جانب سے کفالت (Guarnatee) یا ضمانت (Surety) طلب کرنا۔

سوال: کیا مضارب کی جانب سے کفیل یا ضامن طلب کرنا جائز ہے؟

جواب: مال میں زیادتی یا اس کے استعمال میں کوتاہی پر ضمانت کے طور پر مضارب سے کفیل یا ضامن طلب کرنا بالکل جائز ہے۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۰) مضارب پر یہ شرط عائد کرنا کہ وہ مال صرف نقد کے بدلے ہی فروخت کرے گا (ادھار نہیں بیچے گا) ورنہ وہ ذمہ دار ہوگا۔

سوال: اگر مضارب پر یہ شرط عائد کردی جائے کہ وہ صرف نقد ہی کے بدلے مال فروخت کرے گا اور اگر اس نے ادھار مال فروخت کیا تو خریداروں کی گارنٹی دینا اس کے ذمہ ہوگا تاکہ وہ آئندہ ادھار بیچنے سے باز رہے کیا یہ شرط عائد کرنا جائز ہے؟

جواب: رب المال کے لئے مضارب پر یہ شرط عائد کرنا جائز ہے کہ وہ صرف نقد کے بدلے میں ہی مال فروخت کرے گا اور یہ کہ اگر اس نے ادھار بیچا تو وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۰)

(۶۱) اسلامی بنکوں میں مضاربہ پر ہونے والے اخراجات۔

سوال: اسلامی بنکوں میں مضاربہ پر ہونے والے اخراجات کا حساب کیسے لیا جائیگا؟

جواب: اسلامی بنکوں میں کاروباری معاملات پر ہونے والے اخراجات اصل میں تو ہر پراجیکٹ کے مال میں سے ہونے چاہئیں جہاں تک اسلامی بنک چلانے کے لئے عمومی اخراجات کا تعلق ہے تو یہ بنک خود پورے کرے گا اور اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ بنک مضارب کے طور پر اپنے حصہ کا جو منافع حاصل کرے گا اس منافع کا ایک حصہ ان اخراجات پر خرچ ہوگا کیونکہ بنک مضارب کے طور پر ذمہ داریاں ادا کرتا ہے۔

جہاں تک ان اخراجات کا تعلق ہے جو مضارب کے لئے برداشت کرنا ضروری نہیں ہیں تو انہیں کاروباری اخراجات سمجھ کر (اصل زر سے) پورا کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں فقہاء کرام نے جو مضاربہ کے احکام بیان کئے ہیں انکا خیال رکھنا ہوگا۔ کسی پیچیدگی کی صورت میں کہ کون سے اخراجات مضارب کو اور کون سے اصل زر کو برداشت کرنے چاہئیں اپنے مقامی اسلامی بنک کے شریعہ بورڈ کی طرف رجوع کریں۔

(چوتھا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱)

(۶۲) مضاربہ میں دونوں اطراف کے منافع میں حصہ کا تعین

سوال: مضاربہ میں دونوں اطراف کے منافع میں حصہ کا تعین کیسے ہوگا؟

جواب: مضاربہ میں دونوں اطراف یعنی اسلامی بنک (مضارب) اور رب المال (Invester)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے مخصوص منافع کے لئے مندرجہ ذیل چیزیں ضروری ہیں۔

- منافع تحریری صورت میں طے ہو۔
- اس کی مقدار کا تعین نسبت کی بنیاد پر جیسے ۵٪ وغیرہ۔
- دونوں پارٹیوں پر منافع کی شرح واضح ہو۔
- مضاربہ کی مدت بھی واضح ہو۔

اور یہ بھی ضروری ہے کہ مندرجہ بالا چیزوں کی پابندی کا تعین مضاربہ میں داخل ہوتے وقت یا تجدید کے وقت معاہدہ کی صورت میں کیا جائے۔

اور اگر مستقبل میں منافع کی نسبت میں تبدیلی کرنا ہو تو ضروری ہے کہ تبدیلی کا نوٹس دیا جائے اور اس میں بیان کردہ مدت تک اگر رب المال جواب نہ دے تو اسے منظور سمجھا جائے بشرطیکہ رب المال اس پر اعتراض نہ کرے۔

(چوتھا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲)

(۶۳) مال مضاربہ کی مضارب پر ذمہ داری

سوال: کیا مضارب سے مال مضاربہ کی Surety لینا جائز ہے (یعنی ضائع ہونے کی صورت میں اسے مال ادا کرنے کا پابند کرنا)؟

جواب: اس سلسلہ میں سیمینار میں پیش کی گئی تحقیق پر شرکاء نے بحث سنی اور کمیٹی نے یہ فیصلہ دیا کہ مضارب پر مال کی ذمہ داری عائد کرنے کی شرط عقد کی نفی کرتی ہے لہذا جائز نہیں ہے۔

(پانچواں البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندرھواں باب

المرابحہ (منافع پر خرید و فروخت)

(۶۴) ادھار پر فروخت کردہ چیز پر منافع کے بارے میں پائے جانے والے شبہات

سوال: بعض لوگوں کا اعتراض ہے کہ (بیع مرابحہ) ادھار منافع پر فروخت میں ربا کا شبہ پایا جاتا ہے اور اسی طرح کسی کے واسطہ سے مرابحہ پر چیز خریدنے میں بھی شبہات پائے جاتے ہیں اور یہ شبہات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) یہ عقد، بیع مالیس عندک* پر مشتمل ہے

(۲) اس عقد میں دونوں چیزوں کا تبادلہ (یعنی چیز اور قیمت) ادھار پر ہوتا ہے۔

(۳) یہ درھم کے بدلے درھم ادھار پر فروخت کرنے کے مترادف ہے اور یہ تورق** کی ایک قسم ہے۔

(۴) مالکیہ خرید و فروخت کے سلسلہ میں مستقبل میں کیے گئے وعدہ کا پابند کرنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

(۵) اس عقد میں ایک ہی وقت میں دو عقد شامل ہیں اور یہ ناجائز ہے۔

جواب: فقہ اسلامی نے بیع مرابحہ کو متفقہ طور پر جائز قرار دیا ہے خواہ یہ نقد ادائیگی پر ہو یا ادھار پر۔ اس سلسلہ میں جو ربا کا شبہ پایا جاتا ہے اس کا اطلاق نہ تو بیع مرابحہ پر ہوتا ہے اور نہ ہی بیع مؤجل پر جہاں تک کسی کے واسطہ سے کوئی چیز خریدنے کا معاملہ ہے تو اس سلسلہ میں کمیٹی نے کویت میں منعقد ہونے والی کانفرنس کی اس سفارش کی تائید کی ہے جس میں اس عقد کی پابندی کو تحفظ دیا گیا ہے اور اس کا text حسب ذیل ہے۔

---

* ایسی چیز کی فروخت جو فروخت کنندہ کے پاس موجود نہ ہو۔ حدیث میں ایسی بیع کی ممانعت ہے

** تورق ایسی خرید و فروخت کو کہتے ہیں جس میں ادھار پر کوئی چیز خرید کر نقد سے کم قیمت پر فروخت کر دی جائے اس میں مقصود روپے وصول کرنا ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ کانفرنس فیصلہ کرتی ہے کہ بیع مرابحہ کے سلسلہ میں کسی کے واسطہ سے خریداری کا معاہدہ اس صورت میں جائز ہے کہ جب واسطہ اس چیز کو خرید کر اپنے قبضہ میں لے اور پھر اسے خریداری کا آرڈر دینے والے کو فروخت کر دے۔ کیونکہ اس صورت میں اس چیز کے خریدار کے قبضہ سے قبل ضائع ہو جانے اور حسب ضرورت واپسی کی ذمہ داری واسطہ یعنی اسلامی بنک پر عائد ہوتی ہے۔

جہاں تک مستقبل کے اس وعدہ کی پابندی کا تعلق ہے کہ جس میں خریدار یا بنک یا دونوں کو اس کا پابند کیے جانے کا سوال ہے تو یہ پابندی معاملات کو بہتر طریقہ اور بغیر رکاوٹ سے چلانے کے لئے ضروری ہے اور اس میں خریدار اور بنک دونوں کی بہتری ہے۔ لہذا اس پابندی کو اختیار کرنا شرعاً جائز ہے اور ہر بنک کو اس سلسلہ میں اختیار ہے کہ وہ پابندی کے سلسلہ میں شریعہ بورڈ کے مشورے کے مطابق عمل کرے"

اور جہاں تک ان شبہات کا تعلق ہے جو بالواسطہ آرڈر پر خریدار پر وارد ہوتے ہیں تو ان کا جواب حسب ذیل ہے

۱۔ اس عقد میں "بیع مالیس عندک" والی کوئی چیز شامل نہیں ہے یا کیونکہ خریدار کے ساتھ جو عقد طے ہوتا ہے وہ حقیقی ملکیت کے بعد ہی فائنل ہوتا ہے لہذا "بیع الانسان مالیس عندہ" کا اطلاق اس جگہ نہیں ہوتا۔

۲۔ دونوں اشیاء (قیمت و چیز) کے ادھار پر ہونے کا شبہ یہاں صادق نہیں آتا کیونکہ یہاں تو چیز کی ملکیت نقد کی بنیاد پر بھی ہوتی ہے اور ادھار پر بھی (دونوں صورتوں میں چیز کی ملکیت تو ضرور مل جاتی ہے)

۳۔ قرض میں سودی بنیاد پر تبادلہ صرف اسی صورت میں ہوتا ہے۔ جب ایک چیز کو اسی طرح کی دوسری چیز کے بدلے میں لیا جاتا ہے جیسے کوئی شخص کسی کو ایک سو ریال قرض دے اور بعد میں ایک سو دس ریال واپس لے۔ جہاں تک بیع مرابحہ کا تعلق ہے تو اس میں تبادلہ مختلف اشیاء کا ہوتا ہے اور یہ کسی خریدی گئی چیز اور قیمت کا تبادلہ ہے لہذا اسے ربا والے معاملے پر قیاس کرنا عقل کی بات نہیں اور بالخصوص اس میں تو نفع طے ہونے کے باوجود وسط (جسے خریداری پر مامور کیا گیا ہے) کو قیمت بڑھنے کی صورت میں بازار کی قیمت کے مقابلہ میں منافع بالکل نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گا اور اسی طرح قیمت کم ہونے کی صورت میں اسے خسارہ برداشت کرنا پڑے گا اور یہ اثر چیز کی طلب و رسد کی بنیاد پر ہو گا نہ کہ قیمت کی طلب و رسد کی بنیاد پر۔

۴۔ جس چیز سے مالکیہ نے منع کیا ہے اس کے ساتھ انہوں نے مندرجہ ذیل دو شرائط لگائی ہیں اور وہ صرف اسی صورت میں منع ہے جب یہ شرائط پوری ہوں

- یہ کہ نمونہ جات سے منتخب کی گئی چیز طلب کی گئی ہو۔
- یہ کہ چیز طلب کرنے والا چیز کی قیمت سے مستفید ہونا چاہتا ہو نہ کہ اس چیز سے۔

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۸)

(۶۵) بیع مرابحہ میں گارنٹی (ضمانت) لینا

سوال: کیا بیع مرابحہ میں ادھار خریدی گئی چیز پر گارنٹی (ضمانت) لینا جائز ہے؟

جواب: جس طرح ادھار فروخت پر گارنٹی (ضمانت) لینا جائز ہے اسی طرح یہ بھی جائز ہے

(پہلا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۹)

(۶۶) مرابحہ کے قرض کی کسی دوسری کرنسی میں ادائیگی کے دن والی قیمت پر ادائیگی۔

جواب: جس بنک مینجر نے یہ سوال پوچھا ہے اس کے مطابق اس کی یہ صورت ہے کہ بنک غیر ملکی کرنسی کی بنیاد پر معاملہ کرتا ہے اور کھاتہ دار کو مقررہ تاریخ تک وہ اسی کرنسی یا ادائیگی کے دن اس کے برابر مقامی کرنسی میں اس رقم کی واپسی طے کرتا ہے تو یہ جائز ہو گا۔ شرعی نقطہ نظر سے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ذمہ وہ کرنسی یا اس کے برابر کوئی دوسری کرنسی (مقامی) تھی۔ (لهذا اس نے اس روز غیر ملکی کرنسی کے برابر مقامی کرنسی واپس کر کے ذمہ داری ختم کر لی)۔

(چوتھا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٧) ایک مقررہ حد تک مرابحہ مدورہ کی حیثیت۔

سوال: فقہ اسلامی میں اس مرابحہ مدورہ کے بارے میں کیا رائے ہے کہ جس کی ایک حد مقرر کر دی گئی ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اپنے کھاتہ دار کو بنک خریداری کا ایجنٹ بنائے کہ وہ بنک کے نام پر کوئی چیز خریدے اور پھر اس سے وہی چیز فروخت کرنے کا کہے اور کہے کہ تم اپنی ذمہ داری پر اسے فروخت کرو مگر ایک مقررہ حد سے زیادہ نفع مت لینا؟

جواب: مرابحہ کی پیش کردہ صورت یہ وہ خاص حالت ہے جو ان چھوٹے کاروباری حضرات کو پیش آتی ہے جنہیں بار بار مختلف قسم کی چیزیں خریدنا پڑتی ہیں اور ہر مرتبہ بنک سے رابطہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔

معاملہ کی یہ صورت دراصل ایک ایسے بنک سے متعلق ہے جو کسی عامل کو کسی چیز کی خریداری کے لئے اس بنیاد پر ایجنٹ بناتا ہے کہ وہ کل وہی چیز اپنی ذاتی ذمہ داری پر فروخت کردے گا مگر اس پر وہ منافع ایک طے شدہ حد سے زیادہ نہیں لے گا لہذا یہ جائز صورت ہے (یہ اکثریت کی رائے ہے)۔

(چھٹا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سولھواں باب

وکالہ (ایجنسی)

(۶۸) ایسی وکالت جس میں نقد فروخت کی قید لگائی گئی ہو۔

سوال: کیا ایجنٹ پر یہ شرط عائد کرنا جائز ہے کہ جس چیز کا اسے وکیل بنایا گیا ہے اسے وہ ادھار نہیں بلکہ نقد فروخت کرے گا اور یہ کہ اگر اس نے ادھار فروخت کیا تو وہ ضامن ہوگا؟

جواب: موکل کے لئے اپنے وکیل پر شرط لگانا جائز ہے کہ وہ صرف نقد بیچے گا اور ادھار کی صورت میں وہ ضامن ہوگا۔

(دوسرا البرکہ سیمینار فتویٰ نمبر ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر ا

البرکہ سیمینارز برائے اقتصادیات کی انعقاد کی جگہ اور تاریخ

سیمینار نمبر ا	مدینہ منورہ	۱۷ تا ۲۰ رمضان ۱۴۰۳ھ
سیمینار نمبر ۲	تیونس	۹ تا ۱۲ صفر ۱۴۰۵ھ بمطابق ۴ تا ۸ نومبر ۱۹۸۴ء
سیمینار نمبر ۳	استنبول	۸ تا ۱۰ محرم ۱۴۰۶ھ بمطابق ۲۳ تا ۲۵ ستمبر ۱۹۸۶ء
سیمینار نمبر ۴	الجزائر	۱۵ تا ۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ بمطابق ۱۷ تا ۱۸ نومبر ۱۹۸۶ء
سیمینار نمبر ۵	قاہرہ	۱۴ تا ۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ بمطابق ۲۵ تا ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء
سیمینار نمبر ۶	الجزائر	۵ تا ۱۰ شعبان ۱۴۱۰ھ بمطابق ۲ تا ۶ مارچ ۱۹۹۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر ۲

فتویٰ کمیٹیوں کے ممبران کی حروف تہجی اور ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق فہرست

نمبر	نام	سیمینار نمبر ۱	سیمینار نمبر ۲	سیمینار نمبر ۳	سیمینار نمبر ۴	سیمینار نمبر ۵	سیمینار نمبر ۶
۱	ڈاکٹر ابراہیم زید الکیلانی					✔	
۲	الشیخ أبو تراب الظاہری	✔					
۳	ال استاذ آمین سراج				✔		
۴	الشیخ بابکر عبداللہ ابراہیم		✔				
۵	الشیخ بلحاج الشریف				✔		
۶	ڈاکٹر حسن عبداللہ الأمین	✔	✔	✔	✔	✔	
۷	ڈاکٹر حسین حامد حسان		✔		✔	✔	
۸	السید حمزہ بوکوشہ				✔		
۹	ڈاکٹر زکریا البری	✔	✔	✔	✔		
۱۰	ڈاکٹر سامی حسن حمود	✔	✔	✔	✔	✔	✔
۱۱	ڈاکٹر سید الدرش						✔
۱۲	ڈاکٹر الصدیق محمد الأمین الضریر	✔	✔	✔	✔	✔	
۱۳	ڈاکٹر طلال عمر بافقیہ						✔
۱۴	الشیخ عبدالحمید السائح	✔	✔		✔	✔	✔
۱۵	ڈاکٹر عبدالحمید الغزالی						✔
۱۶	ڈاکٹر عبدالستار ابو غدہ		✔	✔	✔	✔	✔
۱۷	ڈاکٹر عبدالسلام العبادی					✔	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸	ڈاکٹر عبدالعزیز الخیاط					✔	
۱۹	الشیخ عبداللطیف آل محمود						✔
۲۰	الشیخ عبداللہ سرت				✔		
۲۱	الشیخ عبداللہ ناصح علوان	✔					
۲۲	ڈاکٹر عبدالوہاب أبو سلیمان		✔	✔		✔	
۲۳	الشیخ علی المغربی					✔	
۲۴	الشیخ عویس المشری					✔	
۲۵	ڈاکٹر محمد ابراہیم		✔				
۲۶	ڈاکٹر محمد الحبیب بلخوجہ		✔			✔	
۲۷	الشیخ محمد السعدی فرھود		✔				
۲۸	الشیخ محمد الشیخ بالحاج				✔		
۲۹	ڈاکٹر محمد الطیب النجار	✔	✔	✔			
۳۰	ڈاکٹر محمد سید الطنطاوی						✔
۳۱	الشیخ محمد عبداللطیف آل سعد					✔	✔
۳۲	الشیخ محمد مختار السلامی		✔			✔	✔
۳۳	الشیخ مصطفی الزرقاء			✔	✔	✔	
۳۴	ڈاکٹر مصطفی صبری اردغو				✔		
۳۵	ڈاکٹر یوسف القرضاوی					✔	✔
۳۶	ڈاکٹر یوسف محمود قاسم						✔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر ۳

ان ماہرین اسلامی اقتصادیات، ذمہ داران اور مہمانان کی فہرست جنہوں نے البرکہ سیمینار میں شرکت کی۔

نمبر	نام
۱	الأستاذ ابراہیم البکری
۲	الأستاذ ابراہیم آل محمود
۳	الأستاذ ابراہیم حبیب الفتح
۴	الأستاذ ابراہیم حسن ادریس
۵	الأستاذ ابراہیم فضل ناصر
۶	الأستاذ ابراہیم نمر
۷	الأستاذ ابن الحاج محمد صالح
۸	الأستاذ احمد الشامی
۹	الأستاذ احمد الطاہر
۱۰	الأستاذ احمد امین فؤاد
۱۱	الأستاذ احمد بزیع الیاسین
۱۲	الأستاذ احمد خضر
۱۳	الأستاذ احمد خیری
۱۴	الأستاذ احمد سالم
۱۵	الأستاذ احمد شریف ابو الفضل
۱۶	ڈاکٹر احمد عثمان
۱۷	الأستاذ احمد علاب
۱۸	الأستاذ احمد محمد الامین
۱۹	الأستاذ احمد محیی الدین احمد
۲۰	الأستاذ احمد ولد سالم
۲۱	الأستاذ الحبیب مالوش
۲۲	الأستاذ الصادق عطیہ
۲۳	ڈاکٹر المنصف شیخ روحہ
۲۴	الأستاذ الیاس احمد عبداللہ
۲۵	ڈاکٹر انس الزرقاء
۲۶	الأستاذ انطوان زنانیری
۲۷	الأستاذ بدر العرش
۲۸	السید بیتر ستجلز
۲۹	السید بیتر لویس جونز
۳۰	الأستاذ ثروت برکات
۳۱	ڈاکٹر جمال عطیہ
۳۲	انجینئر جمال عفیفی
۳۳	الأستاذ جہاد بصراوی
۳۴	السید جولیان بروک
۳۵	الأستاذ حاتم الزبیر
۳۶	الأستاذ حازم الکلزہ
۳۷	الأستاذ حافظ امین
۳۸	الأستاذ حسن ابو العلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹ الأستاذ حسن ابو عظمہ
۴۰ الأستاذ حسن عبد اللہ کامل
۴۱ الأستاذ حسن مصطفی بزلمیط
۴۲ الأستاذ حسین حسن احمد
۴۳ الأستاذ حمدی الطباع
۴۴ الأستاذ حمید اللہ خان
۴۵ الأستاذ خالد احمد عثمان
۴۶ الأستاذ خالد الشاعر
۴۷ الأستاذ خالد الیوسف
۴۸ الأستاذ خیار ماء العینین
۴۹ ڈاکٹر درویش جستنیہ
۵۰ ڈاکٹر رضا سعد اللہ
۵۱ ڈاکٹر رفیق المصری
۵۲ الأستاذ سعد شمس الدین
۵۳ الأستاذ سعید لوتاہ
۵۴ الأستاذ سمیر اباظہ
۵۵ الأستاذ سہل ہاشم
۵۶ الأستاذ سیدی محمد الامین
۵۷ الأستاذ صالح عبد اللہ کامل
۵۸ الأستاذ صالح فتیحہ
۵۹ الأستاذ صلاح عبد السلام
۶۰ الأستاذ خیری عبد العزیز
۶۱ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد
۶۲ ڈاکٹر طارق المامون
۶۳ الأستاذ عباس عبد الماجد
۶۴ الأستاذ عبد الالہ صباحی
۶۵ الأستاذ عبد اللطیف جناحی
۶۶ الأستاذ عبد اللطیف الصباغ
۶۷ االأستاذ عبد الطیف غراب
۶۸ الأستاذ عبد اللہ أبو الفتح
۶۹ الأستاذ عبد اللہ صالح کامل
۷۰ الأستاذ عبد اللہ مال صغیرون
۷۱ الأستاذ عبد الرحمن الرویتع
۷۲ الأستاذ عبد الرحمن عبدہ
۷۳ ڈاکٹر عبد الرحیم حمدی
۷۴ ڈاکٹر عبد العزیز ابا الخیل
۷۵ ڈاکٹر عبد العزیز بابندر
۷۶ ڈاکٹر عبد العزیز حمدی
۷۷ الأستاذ عبد العزیز زکی
۷۸ انجینئر عبد العزیز کامل
۷۹ الأستاذ عبد الوہاب الفلیج
۸۰ الأستاذ عثمان سلیمان
۸۱ الأستاذ عدیل صدیقی
۸۲ الأستاذ عز الدین خوجہ
۸۳ الأستاذ عزت محمود شیخ
۸۴ الأستاذ علی محمد الصوا
۸۵ ڈاکٹر عمر حافظ
۸۶ الأستاذ عمر عبد العاطی
۸۷ الأستاذ عمر عبد اللہ کامل
۸۸ الأستاذ عمرو عبد العال
۸۹ الأستاذ فاروق المقبول
۹۰ الأستاذ فتح الرحمن البشیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۱ الأستاذ فريد بن بوزيد
۹۲ الأستاذ فيصل الاخوه
۹۳ الأستاذ فيصل عثمان
۹۴ الأستاذ نواز جوخدار
۹۵ الأستاذ قاسم محمد قاسم
۹۶ ڈاکٹر مامون ابراہیم حسن
۹۷ الأستاذ مبارک عبد الحافظ
۹۸ الأستاذ مبروک الماجری
۹۹ الأستاذ محفوظ البارون
۱۰۰ ڈاکٹر محمد ابراہیم
۱۰۱ الشیخ محمد الحصری
۱۰۲ الأستاذ محمد الصدیق حفیظ
۱۰۳ الأستاذ محمد الطاہر بن عثمان
۱۰۴ الأستاذ محمد امین
۱۰۵ الأستاذ محمد توفیق المغربی
۱۰۶ الأستاذ محمد صفاء
۱۰۷ ڈاکٹر محمد صقر
۱۰۸ الأستاذ محمد عبد الکریم السعد
۱۰۹ الأستاذ محمد عبد الکریم زید
۱۱۰ ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی
۱۱۱ ڈاکٹر محمد عمیر الزبیر
۱۱۲ الأستاذ محمد سواف
۱۱۳ الأستاذ محمد نجیب
۱۱۴ ڈاکٹر محمد یسار البیطار
۱۱۵ الأستاذ محمود جمیل حسوبہ
۱۱۶ الأستاذ محمود یوسف
۱۱۷ ڈاکٹر معبد الجارحی
۱۱۸ الأستاذ مفید ملا
۱۱۹ الأستاذ منیر حسن خلیل
۱۲۰ الأستاذ موسی شحادہ
۱۲۱ ڈاکٹر ناجی عجم
۱۲۲ الأستاذ صلح ناصر لوتاہ
۱۲۳ الأستاذ نبیل عثمان
۱۲۴ الأستاذ نظام الیعقوبی
۱۲۵ الأستاذ نور الدین خیری
۱۲۶ الأستاذ ہاشم ہجو
۱۲۷ الأستاذ ہانی الحسامی
۱۲۸ الأستاذ ویلیام نیموف
۱۲۹ الأستاذ یٰسین اونار
۱۳۰ انجینئر یوسف نصیف
۱۳۱ ڈاکٹر یونس التمیمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

09254

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد ایک آزاد علمی و تحقیقی ادارہ ہے۔ اس ادارے کا مقصد
و بین الاقوامی موضوعات پر تبادلہ خیال، بحث و مباحثے اور مکالمے کے ذریعے اہم مسائل اور ا
متبادل نقطہ نظر پیش کرنا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے دائرہ کار میں اقتصادی، معاشرتی، سیاسی، ثقافتی، تعلیمی
اور حکمت عملی سے متعلق مسائل شامل ہیں۔ تاہم یہ ایک غیر سیاسی ادارہ ہے جس کا ہدف یہ ہے
پالیسی سے متعلق مسائل پر غیر حکومتی سطح پر مکمل آزادی کے ساتھ تحقیق اور تجزیہ ہو اور پالیسی
ادارے اس تحقیق اور تجزیہ کی روشنی میں بہتر فیصلے کر سکیں۔

انسٹی ٹیوٹ اب تک ۱۵۰ سے زائد کتابیں اور سینکڑوں رپورٹیں شائع کر چکا ہے۔ معیشت کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کا کام ان بڑے شعبوں میں سے ایک ہے جن پر انسٹی ٹیوٹ اپنی پوری توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔ اسلامی معیشت پر اب تک جو تحقیقات شائع ہوئی ہیں ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

Elimination of Riba from the Economy *Prof Khurshid Ahmad*		pp 425	HB Rs. 300
Islamic Approach to Development *Prof Khurshid Ahmad*		pp 64	PB Rs. 40
Economic Teachings of Prophet Mohammad (PBUH) *Muhammad Akram Khan*		pp 368	PB Rs. 200 HB Rs. 250
Islamic Economics: Annotated Sources in English and Urdu *Muhammad Akram Khan*	Vol I Vol II	pp 224 pp 250	Rs. 259 Rs. 308
Fiscal Policy and Resource Allocation in Islam *Dr Ziauddin Ahmad, Dr Munnawar Iqbal, Dr M. Fahim Khan (Eds)*		pp 396	Rs. 230

6۔ حرمت ربا اور غیر سودی مالیاتی نظام — صفحات 96 قیمت= 35 روپے
ڈاکٹر محمد احمد غازی

7۔ ربا اور بنک کا سود — صفحات، 120 قیمت= 40 روپے
ڈاکٹر یوسف القرضاوی

8۔ جدید اقتصادی مسائل شریعت کی نظر میں — صفحات، 70 قیمت= 30 روپے
پروفیسر احمد الدین احمد، ڈاکٹر انور

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز (اسلام آباد)